صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 4 اکتوبر 2010ء بمطابق 24 شوال 1431 ہجری صبح دس بجکر پچاس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

أَمَّن يُجِيبُ ٱلۡمُضۡطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكۡشِفُ ٱلسُّوٓءَ وَيَجۡعَلُكُمۡ خُلَفَآءَ ٱلۡأَرۡضِ ۗ أَءِلَـٰهٌ مَّعَ ٱللَّهِ ۚ قَلِيلاً مَّا تَذَكَّرُونَ o أَمَّن يَهۡدِيكُمۡ فِى ظُلُمَـٰتِ ٱلۡبَرِّ وَٱلۡبَحۡرِ وَمَن يُرۡسِلُ ٱلرِّيَـٰحَ بُشۡرَۢا بَيۡنَ يَدَىۡ رَحۡمَتِهِۦٓ ۗ أَءِلَـٰهٌ مَّعَ ٱللَّهِ ۚ تَعَـٰلَى ٱللَّهُ عَمَّا يُشۡرِكُونَ o أَمَّن يَبۡدَؤُاْ ٱلۡخَلۡقَ ثُمَّ يُعِيدُهُۥ وَمَن يَرۡزُقُكُم مِّنَ ٱلسَّمَآءِ وَٱلۡأَرۡضِ ۗ أَءِلَـٰهٌ مَّعَ ٱللَّهِ ۚ قُلۡ هَاتُواْ بُرۡهَـٰنَكُمۡ إِن كُنتُمۡ صَـٰدِقِينَ۔

(ترجمہ): یا وہ ذات جو بے قرار آدمی کی سنتا ہے جب وہ اس کو پکارتا ہے اور (اس کی) مصیبت کو دور کر دیتا ہے اور تم کو زمین میں صاحب تصرف بناتا ہے (یہ سن کر بتلاؤ کہ) کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے (مگر) تم لوگ بہت ہی کم یاد رکھتے ہو۔ (اچھا پھر اور کمالات سن کر بتلاؤ کہ یہ بت بہتر ہیں) یا وہ ذات جو تم کو خشکی اور دریا کی تاریکیوں میں رستہ سوجھاتا ہے اور جو کہ ہواؤں کو بارش سے پہلے بھیجتا ہے (جو بارش کی امید دلا کر) خوش کر دیتی ہیں (یہ سن کر بتلاؤ کہ) کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے (ہرگز نہیں بلکہ) اللہ ان لوگوں کے شرک سے برتر ہے۔ یا وہ ذات جو مخلوقات کو اول بار پیدا کرتا ہے (جو کہ مسلم ہے) پھر اس کو دوبارہ زندہ کرے گا اور جو کہ آسمان (سے) پانی برسا کر اور زمین سے (نباتات نکال) کر تم کو رزق دیتا ہے (یہ سن کر اب بتلاؤ کہ) کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے آپ کہیئے (اچھا) تم (ان کے استحقاق عبادت پر) اپنی دلیل پیش کرو اگر تم (اس دعوے میں) سچے ہو۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ جی، جناب ظاہر شاہ خان۔ 'کوئسچنز آور' ظاہر شاہ صاحب۔

حافظ اختر علی: پوائنٹ آف آرڈر جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: اودریږہ جی، وروستو، د 'کوئسچنز آور' نہ مخکښے یو شیز ہم نہ، ستا سو ہاؤس دے جی۔۔۔۔۔

حافظ اختر علی: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہ دا وروستو جی۔ د 'کوئسچنز آور' نہ پس۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: جی ظاہر شاہ خان، موجود نہیں ہیں۔ لږ ئے دعا گانو کښے یاد لرئ، ډیر بیمار دے، زمونږ د دے ہاؤس آنریبل ممبر دے۔ محترمہ نور سحر صاحبہ۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب نصیر محمد خان میداد خیل صاحب، سوال نمبر جی؟

جناب نصیر محمد میداد خیل: سوال نمبر 1171 جی۔

جناب سپیکر: جی۔

* 1171۔ جناب نصیر محمد میداد خیل: کیا وزیر ماحولیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع لکی مروت میں شیخ بدین ایک پر فضاء مقام ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) محکمہ جنگلات نے وہاں پر گزشتہ پانچ سالوں میں جنگلات کی ترقی کیلئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؛

(ii) مذکورہ علاقے میں اب تک کتنے اور کن اقسام کے درخت لگائے گئے ہیں، نیز اگر وہاں پر حکومت کی طرف سے جنگلات کو ترقی دینے کا کوئی پروگرام ہو تو مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات): (الف) جی ہاں، یہ جزوی طور پر درست ہے کہ شیخ بدین کا زیادہ تر رقبہ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں اور کچھ حصہ ضلع لکی مروت میں واقع ہے اور یہ ایک پر فضاء مقام ہے۔

(ب) (i) گزشتہ پانچ سالوں میں محکمہ جنگلات کی طرف سے کوئی ترقیاتی کام نہیں ہوا البتہ اس سال 2009-10 میں غیر ترقیاتی بجٹ کی مد میں پچاس ایکڑ رقبہ پر پھلاہی کیکر اور سنتھا کی بیجائی کی گئی ہے۔

(ii) سال 1992-93 میں تقریباً پانچ سو ایکڑ رقبہ پر پھلاہی کیکر اور سنتھا کی بیجائی کی گئی تھی جو کہ اب بھی موقع پر موجود ہے۔ شیخ بدین ریزرووڈ فارسٹ کا کل رقبہ 38936 ایکڑ ہے، اس کو ترقی دینے کیلئے ڈیرہ

اسماعیل خان فارسٹ ڈویژن نے 40 ملین روپے کی لاگت کا ایک منصوبہ جنگلات لگانے کیلئے اے ڈی پی سال 11-2010 کیلئے تجویز کیا تھا مگر اس پر کوئی غور نہیں کیا گیا۔ مجوزہ منصوبے میں 1550 ایکڑ رقبہ پر شجر کاری اور بیجائی کا منصوبہ تجویز کیا گیا تھا۔

Mr. Speaker: Any supplementary ji?

جناب نصیر محمد میداد خیل: جناب سپیکر، جز (ب) میں جواب یہ ہے کہ "پانچ سالوں میں محکمہ جنگلات کی طرف سے کوئی ترقیاتی کام نہیں ہوا۔ البتہ اس سال 10-2009 میں غیر ترقیاتی بجٹ کی مد میں پچاس ایکڑ رقبہ پر پھلاہی کیکر اور سنتھا کی بیجائی کی گئی ہے"۔ جناب سپیکر، میرا سوال اس سلسلے میں یہ ہے کہ اس پہ کتنے اخراجات ہوئے ہیں اور دوسرے جز (ب) میں ڈیرہ اسماعیل خان فارسٹ ڈویژن نے تقریباً چالیس ملین کی لاگت سے ایک منصوبہ بنایا، کیا بنوں فارسٹ ڈویژن نے بھی کوئی منصوبہ یا اس کی ترقی کیلئے کوئی اقدامات کئے ہیں؟

Mr. Speaker: Ji, honourable Minister for Environment, please.

جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات): محترم سپیکر صاحب، دا کوم سوال او تپوس چہ میداد خیل صاحب کڑے وو، د ھغے جواب بنہ تفصیلاً راغلے دے، کہ د بنوں متعلق سوال پکښے وی نو د ھغے خو ما سرہ پہ ریکارڈ باندے اوس څہ نشتہ، کہ دوئ وائی نو پہ لا بی کښے بہ یو ځائے کښینو، تپوس بہ اوکڑو چہ پہ دیکښے ئے مزید څہ کارروائی کڑے دہ او کہ نہ دہ کڑے؟

جناب سپیکر: جی۔ جناب نصیر محمد خان، دویم سوال جی۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: ٹھیک شوہ سر۔

جناب سپیکر: دویم سوال جی؟

جناب نصیر محمد میداد خیل: کوئسچن نمبر 1172۔

جناب سپیکر: جی۔

* 1172۔ جناب نصیر محمد میداد خیل: کیا وزیر جنگلات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع لکی مروت میں مروت کینال کے تمام مائنز یعنی تختی خیل مائنز، سلیمان خیل مائنز، تجوڑی مائنز، تری خیل مائنز و پہاڑ خیل مائنز اور دیگر مائنز کے جنگلات میں تمام اقسام کے درخت (شیشم اور کیکر) پائے جاتے ہیں؛

(ب)اگر(الف)اور(ب)کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ بالا علاقوں میں واقع جنگلات میں شیشم اور کیکر کے درختوں کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) جنگلات میں مذکورہ درختوں کی پیداوار میں کمی کی وجوہات بتائی جائیں، نیز اس سلسلے میں محکمہ نے مذکورہ کمی کو پورا کرنے کیلئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب واجد علی خان(وزیر ماحولیات): (الف)ہاں۔

(ب) (i) مذکورہ علاقے کے حالات انتہائی خراب ہیں۔ وہاں پر سرکاری سٹاف اور وسائل کی آزادانہ نقل و حرکت خطرے سے باہر نہیں اسلئے مذکورہ درختان کی تفصیل فراہم کرنے کے سلسلے میں مناسب وقت اور معقول فنڈز کی فراہمی کے ساتھ ساتھ سٹاف کا تحفظ اولین ترجیحات میں شامل ہے۔

(ii)جنگلات میں مذکورہ درختان کی پیداوار میں کمی کی بنیادی وجوہات درج ذیل ہیں:

1۔ یہ کہ مذکورہ علاقہ جات جرائم پیشہ افراد کی آماجگاہ ہے کیونکہ مذکورہ کینال ایف آر بنوں اور لکی مروت سے ملحقہ ہونے کی وجہ سے علاقے میں قانون کی عملداری پہلے سے بھی کم تھی مگر موجودہ طالبانائزیشن اور جنگجو گروپوں کی موجودگی سے صورتحال مزید ابتر ہو گئی ہے۔

2۔ عرصہ دراز سے مذکورہ کینال میں باران ڈیم کا پانی نہیں پہنچ رہا ہے جس کی وجہ سے موجودہ درختان کو شدید نقصان پہنچا اور اکثر درختان سوکھ گئے ہیں۔

3۔ موجودہ نہروں پر حالات کی کشیدگی اور مناسب وسائل کی کمی کے باعث درخت کاری نہیں کی گئی اور پہلے سے موجود درختان کی نگہداشت و پرداخت بھی نہیں ہو سکی۔

محکمہ نے کمی کو پورا کرنے کیلئے درج ذیل اقدامات کئے ہیں:

1۔ یہ کہ مذکورہ علاقہ جات جرائم پیشہ افراد کی آماجگاہ ہے جو کہ بلا خوف و خطرہ کے جنگلات کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔

2۔ گزشتہ کچھ عرصے سے مذکورہ علاقہ جات میں سرکاری ملازمین اور وسائل کی نقل و حرکت خطرے سے باہر نہیں، لہذا نقصان کو روکنے کے سلسلے میں محکمہ نے وقتاً فوقتاً ضلعی انتظامیہ اور قانون نافذ کرنے والے ادارے مثلاً پولیس، ایف سی کی مدد طلب کی ہے جو کہ ریکارڈ پر موجود ہے لیکن پھر بھی نقصان کی روک تھام میں کوئی خاطر خواہ پیش رفت نہیں ہوئی ہے۔

3۔ محکمہ نے نامزد ملزمان کے خلاف باقاعدہ محکمانہ کارروائی کی ہے جو کہ ریکارڈ پر موجود ہے۔اس وقت ضلع لکی مروت اور بنوں کی مختلف عدالتوں میں کل 1835 کیسز زیر سماعت ہیں جس کی مالیت -/13801110روپے ہے۔

4۔ محکمہ نے مختلف دورانیے میں ملزمان سے -/2726214روپے بطور عوضانہ وصول کرکے داخل خزانہ کئے ہیں۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

جناب نصیر محمد میداد خیل: جناب سپیکر، دیکبنے خوئے حالات ڈیر خراب بنودلی دی او دا ذکر ئے کڑے دے چه "یہ علاقہ جات جرائم پیشہ افراد کی آماجگاہ ہے" چونکه هلته Approach نه دے شوے جی او دا بوتی هم تول وچ شوی دی نو دیکبنے زۂ څه کوئسچن کول نه غواړم سر۔

جناب سپیکر: جناب نصیر محمد خان، دریم سوال جی؟

* 1176۔ جناب نصیر محمد میداد خیل: کیاوزیر جنگلات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع لکی مروت محکمہ جنگلات کے دفتر میں مختلف قسم کی آسامیاں موجود ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع لکی مروت میں محکمہ جنگلات کی چیک پوسٹیں بھی قائم ہیں؛

(ج) اگر (الف)اور(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ دفتر میں تمام آسامیاں اوراس پر تعینات افراد کے نام کی تفصیل فراہم کی جائے ;

(ii) ضلع میں محکمہ جنگلات کی کل کتنی پوسٹیں ہیں، ان چیک پوسٹوں میں تعینات سٹاف کی تفصیل بھی فراہم کی جائے ;

(iii) مذکورہ چیک پوسٹوں کی گزشتہ تین سالوں کی کارکردگی کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات): (الف) ہاں۔

(ب) ہاں۔

(ج) (i) محکمہ جنگلات ضلع لکی مروت کے دفتر میں تعینات شدہ سٹاف کی تفصیل درج ذیل ہے:

STATEMENT SHOWING DETAIL OF STAFF EMPLOYED IN LAKKI MARWAT

S. No.	Name of Employee	Rank

01	Muhammad Yaqub	Forester
02	Abid Hussain Shah	Forester
03	Hamidullah	Forester
04	Jan Gul	Forester
05	Abdur Rehman	Forester
06	Mr. Hamidullah Shah	Forester
07	Abdul Ghafoor	Forest Guard
08	Muhammad Ayub	Forest Guard
09	Ghulam Murtaza	Forest Guard
10	Abdur Rauf	Forest Guard
11	Sher Ali	Forest Guard
12	Saifullah	Forest Guard
13	Wali Merjan	Forest Guard
14	Muhammad Khan	Forest Guard
15	Rozi Khan	Forest Guard
16	Said Rasool	Forest Guard
17	Inamullah	Forest Guard
18	Arifullah	Forest Guard
19	Azhar Hussain	Forest Guard
20	Muhammad Nazir	Forest Guard
21	Munawar Khan	Chowkidar
22	Gul Faraz	Badraga
23	Yar Gul	Badraga
24	Mirza Alam Khan	Badraga
25	Mumtaz Khan	Driver
26	Mr. Suran Khan	Driver
27	Muhammad Yousaf	Driver
28	Inayatullah Jan	Naib Qasid
29	Sharifullah	Cleaner

(ii) ضلع لکی مروت میں محکمہ جنگلات کی تین چیک پوسٹیں قائم ہیں، ان چیک پوسٹوں پر تعینات شدہ سٹاف کی تفصیل ذیل ہے:

نمبر شمار	نام چیک پوسٹ	تعینات شدہ عملہ
1	درہ تنگ	انچارج حمیداللہ فارسٹر، اسسٹنٹ محمد خان فارسٹ گارڈ
2	تاجہ زئی	انچارج شوکت حیات فارسٹر، اسسٹنٹ محمد ایوب فارسٹ گارڈ

3	سرائے نورنگ	انچارج حمید اللہ شاہ فارسٹر، اسسٹنٹ عارف اللہ فارسٹ گارڈ

(iii) ضلع لکی مروت میں محکمہ جنگلات کی قائم شدہ چیک پوسٹوں کی کارکردگی تسلی بخش ہے اور ان چیک پوسٹوں کے ذریعے گزشتہ تین سالوں کے دوران حکومت کو درج ذیل آمدن وصول ہو چکی ہے۔

نام چیک پوسٹ	آمدن بابت سال			
	2009-10	2008-09	2007-08	کل آمدن
درہ تنگ	114560	103900	108913	327373
تاجہ زئی	134240	147305	166414	447959
سرائے نورنگ	82675	88330	183608	354613

جناب سپیکر: بل سپلیمنتری سوال پکښے شته جی؟

جناب نصیر محمد میداد خیل: نور پکښے نشته جی۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی۔ جناب مفتی سید جانان صاحب۔

* 795۔ مفتی سید جانان: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ دیگر اضلاع کی طرح ضلع ہنگو کی تحصیل ٹل بھی آپریشن سے متاثر ہوا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ متاثرہ شدہ اضلاع کو فنڈز مہیا کئے گئے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ضلع ہنگو کی تحصیل ٹل کو کل کتنی رقم مہیا کی گئی ہے اور مذکورہ رقم کہاں کہاں پر خرچ کی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی)}: (الف) جی نہیں۔ گزارش کی جاتی ہے کہ حکومت صوبہ سرحد کی پالیسی کے مطابق متاثرہ علاقوں کا سرکاری طور پر اعلامیہ محکمہ امور داخلہ و قبائلی علاقہ جات کی جانب سے جاری کیا جاتا ہے۔ تحصیل ٹل ضلع ہنگو کے متعلق ایسا اعلامیہ تاحال جاری نہیں کیا گیا ہے۔

(ب) سرکاری طور پر متاثرہ قرار دیئے گئے علاقوں کے متاثرین کی بحالی کیلئے فنڈز مہیا کئے جاتے ہیں اور ان اضلاع کیلئے بھی فنڈز جاری کئے جاتے ہیں جہاں پر دیگر متاثرہ علاقوں کے متاثرین عارضی طور پر پناہ لیتے ہیں۔

(ج) چونکہ ضلع ہنگو کی تحصیل ٹل صوبائی حکومت کی طرف سے متاثرہ علاقہ قرار نہیں دیا گیا ہے، لہذا اس کیلئے کوئی فنڈ مہیا نہیں کیا گیا ہے۔

مفتی سید جانان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری سوال پکبنے بل شته جی؟

مفتی سید جانان: سپلیمنٹری سوال دا دے کنه جی چه دوئ ما ته لیکلی دی، ما جی جواب غوښتے دے چه" دیگر اضلاع کی طرح ہنگو کی تحصیل ٹل بھی آپریشن سے متاثر ہوئی ہے؟"، دوئ ما ته لیکلی دی چه "جی نہیں"، زۀ دا گزارش کوم چه د جنگ نه کومے علاقے متاثره کیږی، ما ته د منسٹر صاحب دا اوښائی چه هغه څنګه وی؟ هنګو کښے جی د دوه کالو نه هر ځائے کښے د فوج نیمه گھنټه بعد کرفیو لګی، کاروبار زندگی معطل ده او ما ته جواب کښے لیکی چه دا د جنگ نه متاثره نه ده، نو یو جی دا جواب غواړم۔ دویم دا غواړم جی چه دوئ ما ته لیکی چه " سرکاری طور پر متاثرہ قرار دیئے گئے علاقوں کے متاثرین کی بحالی کیلئے فنڈز مہیا کئے جاتے ہیں اور ان اضلاع کیلئے بھی فنڈز مہیا کئے جاتے ہیں جہاں پر دیگر متاثرہ علاقوں کے متاثرین عارضی طور پناہ لیتے ہیں"۔ تقریباً جی د حکومت د وینا مطابق درے زره خلق اوس هم محمد خواجه کیمپ کښے پراته دی او دوئ مونږ ته وائی چه پخپله باندے متاثرین راغلی دی۔ د وزیرستان نه راغلی دی، د کرم ایجنسئ نه راغلی دی، د اورکزئی نه راغلی دی جی، هلته خلق پراته دی، دا په ریکارډ باندے موجود دی او دوئ وائی چه دا متاثره نه ده۔ دریم سوال مو جی دا دے چه دا متاثره اضلاع کښے ولے نه ده شمار کړے شوے، د منسٹر صاحب نه دا وضاحت غواړم جی؟

سید قلب حسن: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی قلب حسن صاحب۔

سید قلب حسن: سپیکر صاحب، د سید جانان صاحب دا کوئسچن چه کوم دے نو د ټوټل کوئسچن جواب دوئ غلط ورکړے دے۔ هنګو ضلع کښے خو شپږ میاشتے کرفیو وه او زما په خیال کښے جنوبی اضلاع کښے د ټولو نه زیاته چه متاثره شوے ده نو هغه هنګو ضلع ده او د هنګو ضلعے سره زمونږ کوهاټ ضلع هم متاثره شوے ده، اورکزئی او دا ټوله ایریا هغے سره بالکل ملاؤ علاقه ده، نو دا

خو اسمبلئ ته چه دا کوم Answer هغوی راستولے دے، دا Totally غلط Answer دے۔

جناب سپیکر: جی جناب آنریبل منسٹر۔ ٹریژری بنچز سے کون جواب دے گا؟ جی آنریبل منسٹر پی اینڈ ڈی، پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ۔

جناب رحیم داد خان {سینئر وزیر (منصوبہ بندی)}: جناب سپیکر! ما سره خو جدا کوئسچنز دی۔

جناب سپیکر: هں جی؟

سینئر وزیر (منصوبہ بندی): ما سره خو جدا کوئسچنز دی۔

جناب سپیکر: کوئسچن خو دا دے جی چه دا متاثره ولے نه ده ډیکلیئر شوے؟ دغه یو سوال کوی چه دا اوس هم پکښے-----

سینئر وزیر (منصوبہ بندی): ما خو ریکویسټ تاسو ته اوکړو، د پی اینډ ډی دا کوم کوئسچنز تاسو راکړی دی، هغه جدا دی او دا پکښے نشته دے۔

مفتی سید جانان: سپیکر صاحب! ما دا عرض کولو چه دا چار تاریخ والا چه کومه ایجنډا ده، دوئ ته هغه ایجنډا نه ده ورکړے شوے، دوئ ته جی صرف دا وړوکے ایجنډا ورکړے شوے ده او دا----

ایک آواز: د چار تاریخ ایجنډا ئے د ځان سره نه ده راوړے۔

مفتی سید جانان: نه ئے ده راوړے جی، دا ایجنډا خو مونږ ته د هغے ورځے ملاؤ ده۔

جناب سپیکر: ہاں جی۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، اکرم خان درانی صاحب۔

جناب محمد زمین خان: پوائنٹ آف آرڈر سر!

جناب سپیکر: اودریږه جی، دا پوائنټ آف آرډر پکښے راغے چه دا څه غلطی اوشوه۔ جی، زمین خان! څه دی پکښے؟

جناب محمد زمین خان: دا ایجنڈا خو چه کومه مونږ ته ملاؤ شوے ده، دیکښے خو د مفتی صاحب دا کوئسچن دے خو صرف ستاسو د منسټر صاحب په آنر کښے مے دا گزارش کولو چه چونکه دا هوم ډیپارټمنټ ډیکلیئر کوی نو زما په خیال د پی اینډ ډی منسټر صاحب که په دے پوزیشن کښے نه وی بلکه زمونږ لاء منسټر صاحب په دے باندے پوره پوهه دے نو هغه به د دے جواب ورکړی چه یره څه سیچویشن دے ؟

مفتی سید جانان: جناب سپیکر! دا وائی چه "وزیر منصوبہ بندی وترقیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ"،نو جی دے څنگه وائی چه دا د هغه دغه دے ؟

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی): سپیکر صاحب! ما ته چه کوم کوئسچنز راغلی دی، 1013۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا 795 دے جی، 795 دے جی۔

سینیئر وزیر(منصوبہ بندی): 1061 او 1117۔

مفتی سید جانان: دے سره جی ضمنی ایجنډا دوئ ته مخکښے پرته ده، که نه وی نو دا پینډنگ کړئ جی۔

جناب سپیکر: بیا This is kept pending۔ د مفتی صاحب فتویٰ پکښے راغله نو اوس به خود پینډنگ کوؤ۔

سید قلب حسن: جناب سپیکر صاحب! دا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا د سبا بله ورځ د پاره پینډنگ شو کنه جی، پوره ډیټا سره به راشی کنه جی، دا پینډنگ شو د بله ورځ د پاره۔ جی جناب ڈاکٹر حیدر علی خان، موجود نہیں ہے۔

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب محمد زمین خان: سر دیکښے خو هغه نشته جی خو زهٔ پکښے یو سپلیمنټری کوئسچن کوم۔

جناب سپیکر: او، ولے نه جی۔

جناب محمد زمین خان: ډیرہ مهربانی۔ جناب سپیکر، دیکښے زما گزارش دا وو چه یرہ دا کوم ډسٹری بیوشن پوائنٹس دوئ ایښودی وو نو د دے Criteria څه وه او زمونږ په دیر کښے هم خلق متاثرہ شوی وو او هغه د خپلو علاقو نه راویستے شوی وو خو د هغوی د پارہ څومرہ ډسٹری بیوشن پوائنٹس مقرر شوی وو او Criteria ئے څه وہ؟

جناب سپیکر: جی، جناب آنریبل منسٹر صاحب۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): سر، دا بالکل سپلیمنٹری کوئسچن نه جوړیږی، دا چه کوم سوال دے، که تاسو سوال اوگورئ نو دا وائی، دا Specifically یو ډسٹری بیوشن پوائنټ یادوی کوم چه دا خوازہ خیلے والا دے او د هغے نه علاوہ دوئ دومرہ انفارمیشن اوغوښتل په دے دوہ سوالو کښے، فریش کوئسچن د راوړی نو هغه دغه به ورله ورکړو۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر Again۔ ڈاکٹر حیدر علی صاحب، حیدر علی خان۔ موجود نہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: کیا وزیر صاحب ارشاد فرمائیں گے کہ یہ جو بہت اہم ادارے ہیں PDMA اور یہ PaRRSA، اس میں اس ہاؤس کا Including Ministers کوئی شامل ہے؟

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جناب جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: تھینک یو جی۔ جناب سپیکر! میرا ابھی ملتا جلتا وزیر موصوف سے یہ سوال ہے کہ انہوں نے یہ جو PDMA ادارہ بنایا ہے، اگر آپ اس کا نوٹیفکیشن دیکھ لیں جو ساتھ لگا ہوا ہے، جس آدمی کو انہوں نے چیئرمین بنایا ہے شاید وہ کوئی جونیئر آفسر ہو تمام ایڈمنسٹریٹیو سیکریٹریز اس کے ممبرز بنا دیئے گئے ہیں، یہ کس طرح ممکن ہو گا کہ یہ سارا معاملہ اور اس سے بھی زیادہ دلچسپ ایک اور بات کہ Next ایک اور نوٹیفکیشن جو انہوں نے ساتھ لگایا ہے، یہاں چونکہ Page Numbering نہیں ہوئی ہے کہ میں آپ کو کہوں، انہوں نے جو بنائی ہوئی ہے، Provincial Reconstruction Rehabilitation and Settlement Authority، جناب سپیکر، اسی ایک آدمی کو جس کو وہاں

ڈی جی بنایا جاتا ہے، اس کو یہاں سیکرٹری بھی بنادیا گیا ہے۔ جناب، اگر آپ اسی نوٹیفیکیشن کو دیکھیں تو یہ سارا معاملا وہ ہے کہ جونیئر آفیسر، کوئی بھی آفیسر ہو سکتا ہے، پتہ چلے کہ وہ آفیسر کون ہے اور اس کا گریڈ کیا ہے جناب سپیکر؟

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپیکر! یہ دونوں بہت اہم ادارے ہیں، جو قدرتی آفات آتے ہیں تو اس کو Meet کرنے کیلئے، پھر ریلیف اور Rehabilitation کیلئے یہ دونوں ادارے بنائے گئے ہیں۔ جناب سپیکر، آپ اس کے نوٹفیکیشنز جو ساتھ لگے ہوئے ہیں، سارے دیکھ لیں، اسلئے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ بجائے اس کے کہ ہم سپلیمنٹری کر لیں، I am going to give notice under rule 48 to discuss this question.

<u>جناب سپیکر:</u> یہ آپ Written notice دے دیں پھر ڈسکشن کیلئے Enter کرتے ہیں۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> کر لیں جی، آپ بھی Written بھیج دیں۔ جی، سید جعفر شاہ صاحب، موجود نہیں ہے۔ جناب محمد انور خان صاحب، سوال نمبر 974۔

* 974۔ <u>جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ:</u> کیا وزیر اعلیٰ صاحب از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ سرحد کے عوام بالعموم اور ملاکنڈ ڈویژن کے لوگ بالخصوص تخریب کاری کی وجہ سے متاثر ہوئے ہیں;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ڈویژن کی معیشت تباہ ہو چکی ہے اور صاحب حیثیت لوگ بھیک مانگنے پر مجبور ہو چکے ہیں;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ امداد کے نام پر لوگوں کی بے عزتی کی جا رہی ہے;

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت ملاکنڈ کے عوام کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کیلئے کوئی پالیسی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا):</u> (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں، ملاکنڈ کی معیشت پر کافی برا اثر پڑا ہے۔

(ج) جی نہیں۔

(د) صوبائی حکومت نے پارسا (PaRRSA) کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا ہے جس کا نام دہشت گردی سے متاثرہ علاقوں میں تعمیر نو، بحالی اور آبادکاری کے کاموں کی نگرانی کرنا اور اس پر عملدرآمد کروانا ہے۔

ملاکنڈ ڈویژن میں ابتدائی طور پر عالمی بینک اور ایشیائی ترقیاتی بینک کی وساطت سے نقصانات کا تعین (Damage Needs Assessment) کیا گیا ہے جو تقریباً 86ارب روپے ہے اور ان ضروریات کے حصول کیلئے تمام متعلقہ صوبائی محکموں کی وساطت سے ان کاموں کیلئے PC-Is تیاری کے مراحل میں ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

Work Plan

A total of Rs. 86.215 billion (NWFP = Rs. 70.323 & FATA = Rs. 15.891 billion) overall damages were reported under Damaged Need Assessment (DNA), a joint venture of World Bank, Asian Development Bank, Provincial Government & FATA Secretariat. In light of the DNA, the following cash work plan amounting to Rs. 29319.808 Billion is proposed for approval of the Provincial Steering Committee (PSC).

Cash Work Plan Rs. in million

S. No	Name of Sector	Work Plan Cost
01	Health	1225.000
02	Education E&S Education Higher Education	5596.887 5027.261 569.626
03	Road	3133.554
04	Governance	2730.000
05	Livestock	3000.000
06	Energy	1302.000
07	Industries	3000.000
08	Watsan	281.367
09	Agriculture	2231.000
10	Forestry	200.000
11	Housing	6620.000
Total		29319.808*

* Including Rs.3059.000 Mohmand & Bajuar Agencies.

Sectoral Details of 2nd Work Plan

S.No.	Sector	Work Plan Cost
01	Higher Education	8.229
02	Public Health Engineering	73.977
03	Food	6.800
04	Mines and Minerals	2507.970

05	Livestock	62.376
06	Irrigation	875.410
07	Industries	440.749
08	Forest	589.570
09	Police Department	250.816
Total		4,815.90

اس کے علاوہ وہاں کی معیشت کو پروان چڑھانے کیلئے مختلف منصوبے زیر غور ہیں جن پر فنڈز کی دستیابی کی صورت میں فوری عملدرآمد کیا جائے گا۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب، د دے انور خان په کوئسچن کښے ؟

مفتی سید جانان: او جی او۔

جناب سپیکر: دا جعفر شاه والا خو Lapse شو۔

مفتی سید جانان: او جی او۔

Mr. Speaker: Lapsed.

مفتی سید جانان: جناب والا!

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب۔

مفتی سید جانان: په دیکښے زما دا گزارش دے جی چه دوئ لیکلی دی: "اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا صوبائی حکومت ملاکنڈ کے عوام کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کیلئے کوئی پالیسی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟"، زۀ جی دا سوال کوم چه لکه د ملاکنډ او سوات دغه خلق متاثره شوی دی، هم دغه شان چه نورے متاثره اضلاع دی نو حکومت په هغه اضلاع کښے هم دغه شان مطلب دا دے امدادی کارونه او ترقیاتی کارونه کول غواړی او که نه غواړی جی؟ زۀ دا تپوس کوم۔

جناب محمد زمین خان: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی، زمین خان صاحب۔

جناب محمد زمین خان: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه، ضمنی کوئسچن دے که څه دے ؟

جناب محمد زمین خان: جی ضمنی کوئسچن دے۔ سر، دیکبنبے د دے کوئسچن د (د) جز پہ جواب کبنبے دوئ وائی، پہ لاسټ پیرا کبنبے " کہ اس کے علاوہ وہاں کی معیشت کو پروان چڑھانے کیلئے مختلف منصوبے زیر غور ہیں جن پر فنڈز کی دستیابی کی صورت میں فوری عملدرآمد کیا جائے گا"، نو د دے تفصیل ما وئیل چہ یرہ مونږ تہ منسټر صاحب اوښائی چہ کومے منصوبے زیر غور دی چہ هغه بہ د دغه ځائے د معیشت د بحالولو د پارہ دوئ شروع کوی او آیا د دے د پارہ فنډز پہ دے بجټ کبنبے څہ ایښودے شوی دی او کہ نہ دی ایښودی شوی؟ ډیرہ مہربانی۔

جناب سپیکر: جناب آنریبل منسٹر لاء پلیز۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): زما خیال دے، کہ دوئ بل فریش کوئسچن اوکړی نو پہ هغے کبنبے بہ ورلہ مکمل ډیټیل ورکړو، پہ دے وخت کبنبے زما سرہ د دے ډیټیل Available نشتہ جی۔

جناب سپیکر: پہ دیکبنبے فریش کوئسچن Submit کړئ جی۔ مفتی سید جانان صاحب، سوال نمبر 1013 دے۔

* 1013۔ مفتی سید جانان: کیاوزیر منصوبہ بندی وترقیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا کا سپیشل ڈیویلپمنٹ یونٹ (SDU) ہر ضلع میں تعمیر وترقی کیلئے فنڈ مہیا کرتا ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ ادارے نے صوبے کے کن اضلاع میں کتنا فنڈ خرچ کیا ہے، ضلع وائز تفصیل فراہم کی جائے;

(ii) 2008 تا 2010 ضلع ہنگو میں SDU نے کتنا فنڈ کہاں پر خرچ کیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے;

(iii) آیا مذکورہ فنڈ آپریشن زدہ علاقوں میں خرچ کیا گیا ہے، اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں;

(iv) یونین کونسل طورہ باڈہ جو کہ دو مرتبہ آپریشن سے متاثر ہوا، میں مذکورہ فنڈ سے کتنا فنڈ خرچ کیا گیا ہے، نیز کونسے کام کئے گئے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب رحیم داد خان {سینئیر وزیر (منصوبہ بندی)}: (الف) جی نہیں، اسپیشل ڈیویلپمنٹ یونٹ اس طرح کے فنڈز مہیا نہیں کرتا۔

(ب) (i) (الف) کا جواب نفی میں ہے۔

(ii) چونکہ (الف) کا جواب نفی میں ہے، لہذا مزید تفصیل درکار نہیں ہے۔

(iii) ایضاً۔

(iv) ایضاً۔

جناب سپیکر: دا سوال نمبر 1013 دے کنہ جی؟

مفتی سید جانان: او جی، او۔

جناب سپیکر: پکښے بل ضمنی سوال شته؟

مفتی سید جانان: زما ضمنی سوال دا دے جی چه دلته کښے خو کارونه شوی دی جی او دوئ مونږ ته وائی چه نه دی شوی، ډی سی او صاحب کارونه کړی دی جی۔

جناب سپیکر: ښه ښه۔

مفتی سید جانان: ځائے په ځائے د لاکھ او پینځوؤ، د لسو او شلو لکھو کارونه ئے کړی دی۔۔۔۔

جناب سپیکر: او دوئ وائی چه هډو شوی نه دی۔

مفتی سید جانان: ہاں جی؟

جناب سپیکر: دوئ وائی چه نه دی شوی۔

مفتی سید جانان: دوئ وائی چه نه دی شوی جی۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل منسٹر۔۔۔۔

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی)}: جناب سپیکر، د دوئ کوئسچن دا وو، " آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا کا سپیشل ڈیویلپمنٹ یونٹ (SDU) ہر ضلع میں تعمیر و ترقی کیلئے فنڈز مہیا کرتا ہے؟"، جواب دا راغلے دے: " جی نہیں، سپیشل ڈیویلپمنٹ یونٹ اس طرح کے فنڈز مہیا نہیں کرتا ہے"، دا نه وو چه کارونه نه دی شوی۔ دوئ دا وئیلی دی چه یره دوئ فنډنگ کړے دے او که نه دے کړے نو د دے جواب دا راغلے دے چه دا محکمه فنډنگ نه کوی۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! ستاسو کوم قسم کارونه شوی دی، هغه د ایس ډی یو لاندے شوی دی، تاسو دا بنایئ؟

مفتی سید جانان: دوئ خو لکه ما ته وائی، منسټر صاحب وائی چه د ایس ډی یو لاندے نه دی شوی، نه به وی شوی جی، بس زهٔ به دا اووایم چه نه به وی شوی خو جی هلته کبنے کارونه شوی دی----

جناب سپیکر: او د دے هیڅ لاندے شوی دی که د بل څه لاندے شوی دی؟

مفتی سید جانان: ما ته پته نشته جی، د دے نه نه یمه خبر۔

جناب سپیکر: سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔ سردار اورنگزیب خان، سوال نمبر 1061۔

*1061۔ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت پسماندگی ختم کرنے کیلئے غربت مکاؤ کے نام سے ایک سکیم پر عملدرآمد کر رہی ہے;

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ پروگرام کیلئے صوبے کے چند اضلاع منتخب کئے گئے ہیں;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ پروگرام کتنے عرصے کیلئے ہے اور اس کیلئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے;

(ii) آیا حکومت مذکورہ پروگرام میں ضلع ایبٹ آباد کی پسماندگی کو مدنظر رکھتے ہوئے شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی)}: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(i) اس پروگرام کا کل تخمینہ 1500 ملین روپے ہے اور یہ دو سال کیلئے ہے۔

(ii) یہ منصوبہ (پروگرام) صوبہ سرحد کی چار اضلاع بٹگرام، مردان، کرک اور دیر بالا پر مشتمل ہے۔ ہزارہ ڈویژن سے ضلع بٹگرام کو منتخب کیا گیا ہے چونکہ یہ ضلع سب سے زیادہ پسماندہ ہے اور جہاں تک ایبٹ آباد کا تعلق ہے تو حکومت خیبر پختونخوا اس پروگرام کے مثبت نتائج کی روشنی میں اس کو صوبے کے مزید اضلاع میں بھی جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جس میں ایبٹ آباد بھی شامل ہو سکتا ہے۔

حافظ اختر علی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، حافظ اختر علی صاحب۔

حافظ اختر علی: جناب سپیکر، ډیره شکریه۔ دوئ چه دا کوم جواب ورکړے دے او په دیکښے کومے اضلاع چه په هغے کښے مردان، کرک، دیر بالا او بټگرام، نو زما به منسټر صاحب ته دا درخواست وی چه چونکه مردان په دیکښے شامل دے نو آیا د مردان هغه یونین کونسلز او هغه علاقو کښے به دوئ د چا په سفارش باندے کارروائی کوی؟ نمبر ایک۔ نمبر دو دا ده چه آیا دوئ به دا خوښه گنړی چه د ایم پی ایز مشاورت په هغے کښے دوئ شامل حال او گرځوی؟

جناب سپیکر: جی، جناب آنریبل سینیئر منسٹر صاحب، پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ۔

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی): جناب سپیکر، دا یو اهم کار حکومت کړے دے د غربت د خاتمے د پاره او د دے د پاره په Trial base باندے، جواب ئے ورکړے دے چه یو څو ډسټرکټس چه کوم دی، کرک، مردان، بټگرام او په دیر ضلع کښے به په Trial base باندے کار کیږی او دا یوه این جی او ده، ایس آر ایس پی، د هغے په ذریعه کیږی او په دے Base باندے په هر یو یونین کونسل کښے دوئ کار شروع کړے دے او د دے نه پس انشاء الله تعالیٰ چه دا کامیابیږی، نورو ضلعو کښے به هم کیږی، نو په دیکښے د ایم پی اے څه کردار نشته البته ایم پی اے مانیټرنگ کولے شی، که چرته کښے غلط کار شوے وی، زیاتے شوے وی، دغه شوے وی نو په هغے کښے په دغه کښے راوستلے شی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، جناب عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب! میرا ضمنی سوال اس میں یہ ہے کہ صوبائی حکومت نے اپنا فنڈ، یعنی اس صوبے کا فنڈ یہ این جی او استعمال کر رہی ہے؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، دا کوئسچن چه دے کنه سر، نو دا کمیټئ سره دے، ما مخکښے په دے باندے کوئسچن کړے وو جی او زهٔ به ریکویسټ کومه چه په ریکارډ باندے، بار بار د ایس آر ایس پی دا خبره مونږ کړے ده چه مونږ ایم پی ایز د Concerned districts هغه مونږ On board

اغستی دی، په هغے کمیټۍ کښے چه زمونږ ملګری دی، هغوی هم د دے انکار کړے دے چه مونږ چا Contact کړی نه یو۔اوس زمونږ چه کوم د مردان ایم پی اے مفتی صاحب، هغوی هم دا اوکړو نو ما دا په ریکارډ باندے راوستل غوښتل جی۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: جی، حافظ اختر علی صاحب، حافظ اختر علی صاحب۔

حافظ اختر علی: زمونږ په حلقه پی ایف 28 او دغه شان په مردان کښے دا سلسله روانه ده لیکن سپیکر صاحب، ډیره د افسوس خبره ده چه صرف یو سیاسی پارټی چه هغه د ګورنمنټ پارټی ده، صرف د هغے Involvement په دیکښے شته او ډیره د افسوس خبره ده۔ زهٔ چه څومره پوهیږم نو د DDAC Act لاندے پکار ده چه د ایم پی اے Consultationخامخا په دیکښے وی لیکن که نه وی نو کم از کم بیا د په هغے کښے د یو سیاسی پارټۍ، ځکه چه په دیکښے دا کومه د پسند او نا پسند یوه سلسله شروع ده، ډیره افراتفری د هغے نه جوړه شوے ده، نو زهٔ وایم که تاسو په دیکښے څه رولنګ ورکړئ، دا به ډیره بهتره وی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی ثاقب الله خان، بل څه سپلیمنټری پکښے شته دے ؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر یو Clarification به غواړمه۔ چیئرمین هم ناست دے جی، په دیکښے جی زمونږ د ټریژری بنچز ایم پی اے ګان دی، هغوی هم دا ګیله کوی چه په دیکښے مونږ Involve شوی نه یو جی، نو Just information د پاره مے درکولو جی۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل-----

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی زمین خان صاحب، ستاسو څه سوال دے ؟

جناب محمد زمین خان: دا معامله چونکه زیر بحث راغله او دا د سټینډنګ کمیټۍ سره پینډنګ ده، په دے باره کښے انسټرکشنز ایشو شوی دی او د هغے باقاعده مونږ ته Response هم راغلے دے۔ ما وئیلی وو چه په Concerned districts

کښې چه کوم ایم پی ایز دی نو هغوی د Involve کړی او هغوی ما ته، لکه زمونږ په اپر دیر کښې انور خان ایم پی اے بیا وئیل چه ما سره ئے Contract کړے دے او انشاء اللّٰه تعالیٰ چه آئنده به که خیر وی دا متعلقه ایم پی اے په اعتماد کښې اغستے شی، نور دا منسټر صاحب به زیات په دے پوزیشن کښې وی نو هغوی به جواب درکړی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: زما په خیال باندے ترڅو پورے چه د سټینډنګ کمیټئ رپورټ دے اسمبلئ ته نه وی راغلے او دے اسمبلئ هغه رپورټ اډاپټ کړے نه وی نو هغوی داسے ډائریکشنز، چه هغه فلانکے پکښے Involve کړه او فلانکے پکښے Involve کړه، هغه ټهیک شوه، هغه Verbally خبره خو کولے شی خو لکه داسے انسټرکشنز هغه نه شی لیږلے کیدے۔ زما منسټر صاحب ته دا خواست دے چونکه هغوی انچارج دی او دا د هغوی محکمه ده، دوئ د هغے انچارج دی چه هغوی له دوئ یو مناسب دغه ورکړی، جواب ورکړی چه یره بهئ په کوم ځائے کښې، د کوم ایم پی اے په حلقه کښې کار کیږی نو هغه ایم پی اے د په دیکښے د ځان سره Involve کړی نو بیا د دوئ نه بغیر نه کیږی۔ سټینډنګ کمیټی خو ټهیک شوه، هغوی به انسټرکشنز ایشو کړی خو بجائے د هغے چه ګورنمنټ پخپله نه وی کړے نو زما خیال دے هغه نه کیږی جی۔

Mr. Speaker: Janab honourable Senior Minister Sahib for Planing and Development.

سینئر وزیر (منصوبه بندی): جناب سپیکر، زمونږ کوشش دا دے چه په هر یو کار کښې چه کوم دے، هر یو کار Consensus سره کوؤ او په هر دغه کښې دا ښکاری چه مونږ هر یو ایم پی اے Involve کړو، په دے چه مونږ ټول د دے هاؤس ممبران یو او مونږ ته Respect راځی چه د خپل ملګری Respect اوکړو۔ ما حافظ صاحب ته دا اووئیل چه یره چا ته څه داسے تکلیف وی یا څه پرابلم وی، په حلقه کښې شوے وی نو هغه د زمونږ په نوټس کښے راولی، مونږ به په هغے د Concerned خلقو سره دوئ هم کښینوؤ، خبره به هم اوکړو او څنګه چه ثاقب

صاحب خبره اوکړه، نو دا د دوئ چه کوم کوئسچن شوے وو نو ما Honour کړے وو چه یره سټینډنګ کمیټئ ته لاړ شي نو د دوئ په سټرکچر باندے Objection وو چه یره دا ایس آر ایس پی سره نه وو پکار، نو په هغے باندے باقاعده څلور پینځه د زمین خان، څلور پینځه میټنګونه د دوئ شوی دی او روان دی، څه کمے چه پکښے راځي نو هغه به مونږ ختم کړو جي۔

جناب سپیکر: خو د دے کمیټئ چیئرمین شوک دے، د سټینډنګ کمیټئ؟ دا خو لږ زر دغه کړئ، رپورټ خپل Submit کړئ چه مخکښے پرے دغه لاړ شي کنه جي۔

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر صاحب! په تیس ستمبر باندے د دے کمیټئ اجلاس هم مونږ راغوښتے وو خو په هغے ورځ باندے اچانک د اسمبلئ اجلاس هم شروع شو۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسټر صاحب خو د رته ایشورنس د رکړو خو بیا هم دا خپل کار چه کوم تاسو ته حواله شی نو هغه لږ زر هاؤس ته راليږئ، دومره Delay پکښے مه کوئ۔

جناب محمد زمین خان: مهربانی۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد ظاہر شاہ خان، سوال نمبر 1117، موجود نہیں۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

1116۔جناب محمد ظاہر شاہ خان: کیا وزیر ماحولیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں دریاؤں، ندی اور نالوں کے کنارے بڑی تعداد میں ہوٹل اور دیگر آبادیاں قائم ہیں;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ان ہوٹلوں اور مکانوں کے بیت الخلاء کا گندہ پانی براہ راست ندی، نالوں اور دریاؤں میں گرتا ہے;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس کا اثر انسانوں کے ساتھ ساتھ آبی حیات پر بھی پڑتا ہے;

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت ماحول کو صاف رکھنے کیلئے حفاظتی اقدامات اور قانون سازی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات): (الف) ہاں۔

(ب) ہاں۔

(ج) ہاں۔

(د) ادارہ تحفظ ماحولیات جو کہ محکمہ ماحولیات کا ایک ذیلی ادارہ ہے، دریاؤں کی آلودگی کو قابو کرنے کیلئے ہوٹلوں اور صنعتوں کی باقاعدہ نگرانی پاکستان ماحولیاتی ایکٹ 1997ء کے سیکشن (11) کو لاگو کر کے کرتا ہے۔ اس سلسلے میں ادارہ تحفظ ماحولیات کا عملہ دریاؤں کے کنارے واقع ہوٹلوں اور صنعتوں کی باقاعدگی سے معائنہ کرتا ہے اور وہاں سے نکاسی آب کے نمونے لے کر انہیں ادارہ تحفظ ماحولیات کی لیبارٹری میں تجزیہ کرتے ہیں اور وہ نمونے جو قومی ماحولیاتی معیار کے مطابق نہیں ہوتے تو ان کے خلاف پاکستان ماحولیاتی ایکٹ 1997ء کے تحت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے اور سیکشن (16) کے تحت سیکشن (11) کی خلاف ورزی کرنے والوں کو نوٹس اور ماحولیاتی تحفظ کے آرڈرز جاری کئے جاتے ہیں۔ اس پر عملدرآمد نہ کرنے والوں کے کیسز تیار کر کے ماحولیاتی عدالت میں بھیجے جاتے ہیں۔ اب تک ماحولیاتی عدالت میں 404 کیسز داخل کئے جاچکے ہیں جن میں سے 330 کیسز کا فیصلہ ہوا جبکہ بقایا کیسز ماحولیاتی عدالت میں زیر سماعت ہیں۔ قومی ماحولیاتی معیار سے زیادہ فاضل مائع خارج کرنے والے ہوٹلوں اور صنعتوں کے خلاف ادارہ تحفظ ماحولیات کی طرف سے ماحولیاتی عدالت میں دائر کئے گئے کیسز کی تفصیل درج ذیل ہے:

ہوٹل / صنعت	معائنہ شدہ کارخانوں کی تعداد	ماحولیاتی عدالت میں کیسوں کی تعداد	فیصلہ شدہ کیسوں کی تعداد	زیر سماعت کیسوں کی تعداد	زیر عمل کیسوں کی تعداد
ماربل	156	111	106	05	45
ماچس	09	05	04	01	04
کاغذ سازی	05	05	03	02	-
گھی	07	02	02	-	05
چینی	04	01	01	-	03
کھاد	01	01	01	-	-
کیمیکلز	01	01	01	-	-

لوبریکینٹ	01	01	01	-	-
ہوٹل	74	09	09	-	65

اس کے علاوہ پشاور کی چاروں ٹی ایم ایز، پشاور ترقیاتی ادارہ، ٹی ایم اے نوشہرہ اور ٹی ایم اے چارسدہ کے خلاف صفائی کی ابتر صورتحال کی وجہ سے پاکستان ماحولیاتی تحفظ ایکٹ 1997ء کے تحت کارروائی عمل میں لاتے ہوئے ماحولیاتی عدالت میں کیسز داخل کروائے گئے جن میں سے عدالت کی طرف سے ٹی ایم اے ٹاؤن فور کو مبلغ پچاس ہزار روپے جرمانہ کیا گیا جبکہ بقایا کیسز ماحولیاتی عدالت میں زیر سماعت ہیں۔

1136۔ محترمہ نور سحر: کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ غیر قانونی جنگلات کاٹنے پر کارروائی کرتا ہے;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ نے گزشتہ پانچ سالوں کے دوران اس ضمن میں کارروائی کر کے مختلف لوگوں سے جرمانے وصول کئے;

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جواب اثبات میں ہوں تو:

(i) گزشتہ پانچ سالوں میں صوبے میں کتنے افراد کو غیر قانونی جنگلات کاٹنے پر جرمانہ کیا گیا ہے;

(ii) کتنے افراد کے خلاف کیسز درج کئے گئے ہیں اور ان کیسز کی اس وقت کیا پوزیشن ہے، نیز درج شدہ کیسز پر حکومت کا تاحال کتنا خرچہ آیا ہے، ہر کیس کی ضلع وائز الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات): (الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے۔

(ج) (i) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران محکمہ جنگلات نے 24500 افراد پر جرمانہ عائد کیا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام فارسٹ سرکل	تعداد افراد ملزمان
1	لوئر ہزارہ فارسٹ سرکل ایبٹ آباد	5374
2	اپر ہزارہ فارسٹ سرکل مانسہرہ	1087
3	ملاکنڈ سرکل منگورہ	14984
4	سدرن سرکل پشاور	3055
	ٹوٹل	24500

(ii) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران محکمہ جنگلات صوبہ خیبر پختونخوا کے مختلف اضلاع میں جتنے کیسز درج کئے گئے ہیں، ان کی ضلع وائز تفصیل، موجودہ حالات اور آمدہ خرچہ کی تفصیل ایوان کو فراہم کر دی گئی جو اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

914۔ڈاکٹر حیدر علی: کیا وزیر قانون ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع سوات کی تحصیل خوازہ خیلہ میں آئی ڈی پیز کی واپسی کے بعد ایک فوڈ ڈسٹری بیوشن پوائنٹ قائم کیا گیا تھا;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پوائنٹ کو 20/25 ٹرک راشن بھی مہیا کیا گیا تھا;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ راشن کس کس کو دیا گیا اور راشن پوائنٹ کا قیام کیوں عمل میں لایا گیا تھا اور اب کیوں بند کیا گیا، نیز اس بے قاعدگی اور مجرمانہ غفلت کا ذمہ دار کون ہے;

(ii) خوازہ خیلہ جو کہ تیس گاؤں پر مشتمل علاقہ ہے، اس کے عوام کو اپنے جائز حق سے کس کی ایماء پر محروم رکھا گیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): (الف) جی نہیں۔ وہاں پر ڈسٹری بیوشن پوائنٹ نہیں بلکہ فوڈ سٹوریج پوائنٹ قائم کیا گیا تھا۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) (i) چونکہ مذکورہ راشن پوائنٹ عمل میں نہیں لایا گیا تھا اسلئے بے قاعدگی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(ii) خوازہ خیلہ تحصیل کے آئی ڈی پیز کیلئے چار باغ اور فتح پور راشن تقسیم کے موزوں مقامات ہیں جہاں پر ورلڈ فوڈ پروگرام کے تحت خوازہ خیلہ کے آئی ڈی پیز کو باقاعدگی سے راشن تقسیم کر رہا ہے اور وہاں کے عوام کو کسی بھی جائز حق سے محروم نہیں کیا گیا ہے۔ چار باغ اور فتح پور کے راشن پوائنٹس پر تقسیم شدہ خوراک وغیرہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

<u>Detail of Food Items distributed at Char Bagh and Fateh Pur for Tehsil Khwaza Khela IDPs (in Metric Tons)</u>

Month	Char Bagh Swat 12	Fateh Poor Swat 13	Total
Nov, 2009	506	725	1231
Dec, 2009	571	874	1445
Jan, 2010	454	850	1304
Feb, 2010	624	1004	1628

Grand Total	5608

936۔ڈاکٹر حیدر علی: کیاوزیر اعلیٰ صاحب از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ درست ہے کہ جنگ زدہ علاقوں خصوصاً ملاکنڈ اور سوات میں Rehabilitation اور Reconstruction کا عمل جاری ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) یہ ادارے کس طریقہ کار (قانون) کے تحت اپنا کام کر رہے ہیں؛

(ii) اس ادارے میں ابھی تک کتنی بھرتیاں کہاں کہاں سے کس طریقہ کار کے تحت کی گئی ہیں اور بھرتی شدہ ملازمین کی مراعات کیا ہیں، نیز ان اہلکاروں نے اب تک اپنے فرائض منصبی کو کس حد تک نبھایا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؛

(iii) غفلت برتنے یا کسی بے قاعدگی کا مرتکب ہونے کی صورت میں ادارے کس کو جوابدہ ہیں اور اس کے احتساب کا طریقہ کار کیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) جنگ زدہ علاقوں خصوصاً ملاکنڈ ڈویژن میں بحالی اور آبادکاری کا کام صوبائی اتھارٹی برائے انصرام آفات (PDMA) اور اس کے ماتحت ادارہ صوبائی اتھارٹی برائے امداد، بحالی اور آبادکاری (PaRRSA) کے تحت کیا جارہا ہے۔ (PDMA) ایک خود مختار ادارہ ہے جو کہ قومی آفات انصرام آرڈیننس مجریہ 2007ء کے تحت قائم کیا گیا ہے (اعلامیہ بحوالہ نمبر- SOR-III(E&AD)4-5/ 08 Home Deptt مورخہ 27 اکتوبر 2008 فراہم کیا گیا) اور (PaRRSA) کے قیام کی منظوری جناب وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد نے دی ہے (اعلامیہ بحوالہ نمبر SO(E-I)/E&AD/ PaRRSA مورخہ 27 جون 2009 مہیا کیا گیا)۔ یہ دونوں ادارے قومی آفات انصرام آرڈیننس مجریہ 2007ء کے تحت حاصل اختیارات کو بروئے کار لا کر کام کر رہے ہیں۔

(ii) PDMA میں (ماسوائے کلاس فور ملازمین اور ڈرائیوروں کے) کوئی بھرتی نہیں ہوئی ہیں۔ اس ادارے کا کام صوبائی حکومت سے افسروں اور اہلکاروں کو مستعار الخدمتی کی بنیاد پر تعینات کر کے چلایا جارہا ہے۔ بھرتی شدہ ملازمین (کلاس فور اور ڈرائیورز) کی تفصیل و مراعات ایوان کو فراہم کر دی گئی۔ چونکہ صوبائی حکومت کی طرف سے PaRRSA کا بجٹ ابھی تک منظور نہیں ہوا ہے، لہذا اس میں ابھی تک کوئی بھرتی نہیں ہوئی ہے۔

(iii) ان اداروں کے اہلکاروں کی غفلت برتنے یا کسی بے قاعدگی کا مرتکب ہونے کی صورت میں ان کے خلاف قومی آفات انصرام آرڈیننس مجریہ 2007ء کے سیکشن 33 کے تحت کارروائی کی جاسکتی ہے۔

971۔ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر اعلیٰ صاحب ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ (PaRRSA) کا کام دہشت گردی سے متاثرہ علاقوں میں تعمیر نو، بحالی کے کاموں کی نگرانی کرنا اور اس پر عملدرآمد کروانا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) کیا ادارے نے مذکورہ کاموں کیلئے ضروریات کا تعین کیا ہے اور اس پر عملدرآمد کے سلسلے میں کن اداروں اور لوگوں کو شامل کیا گیا ہے، نیز متاثرہ علاقوں کے منتخب نمائندوں کو مشورہ میں شامل کیا گیا ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات بتائی جائیں؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) اس سلسلے میں ابتدائی طور پر عالمی بینک اور ایشیائی ترقیاتی بینک کی وساطت سے نقصانات کا تعین (Damage Needs Assessment) کیا گیا ہے جو تقریباً 86 ارب روپے ہے۔ ان ضروریات کے حصول کیلئے تمام متعلقہ صوبائی اور ضلعی محکموں کی وساطت سے انجام دیا جائے گا۔ صوبائی سٹیرنگ کمیٹی جناب معتمد اعلیٰ صوبہ سرحد کے زیر قیادت تمام امور کی نگرانی کر رہی ہے۔ کمیٹی دو اجلاسوں میں 34 ارب روپے کے مختلف منصوبوں کی منظوری دے چکی ہے۔ منصوبوں کے PC-1s تیاری کے مراحل میں ہیں جن پر مرکزی حکومت سے رقم کی فراہمی ہوتے ہی کام شروع کیا جائے گا۔ منتخب عوامی نمائندوں کے مشوروں کو یقینی بنانے کیلئے سینیٹر جناب افراسیاب خٹک کی سربراہی میں ایڈوائزری کمیٹی کے قیام کا اعلامیہ جاری ہو چکا ہے جس میں متعلقہ علاقے کے ممبران قومی و صوبائی اسمبلی، سینیٹرز، کمشنرز اور دوسرے ضروری معاون ممبران شامل ہیں۔

1117۔ جناب محمد ظاہر شاہ خان: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع شانگلہ میں حکومت نے این ڈبلیو ایف پی ایمرجنسی دوبارہ بحالی پروگرام (NERP) کے تحت مختلف ترقیاتی کام کئے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پراجیکٹ کے اکثر کام صرف فائلوں کی حد تک موجود ہیں جبکہ زمینی حقائق مختلف ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ضلع شانگلہ میں مذکورہ پراجیکٹ کے تحت کاموں کی تفصیل بمعہ Administrative Approval، کام کرنے والے ٹھیکیداروں کے نام اور تخمینہ لاگت کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی)}: (الف) جی نہیں، یہ درست نہیں ہے۔یہاں پر یہ بتانا ضروری ہے کہ (NERP) ایک ختم شدہ پراجیکٹ ہے لہذا اس کے تحت کسی نئی سکیم پر کام نہیں کیا جا سکتا۔ جہاں تک ضلع شانگلہ کا تعلق ہے تو (NERP) کے تحت ضلع شانگلہ میں کل 42 سکیموں پر عملدرآمد ہوا ہے جو کام محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کے ذریعے مکمل ہوئے ہیں،ان تمام سکیموں پر کام ورلڈ بینک کی طرف سے مختص شدہ مدت 30 ستمبر 2009ء کے اندر ختم ہو چکی ہے جس کی تفصیل ایوان کو فراہم کر دی گئی جو اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) تفصیل ندارد۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: چند معزز اراکین نے چھٹی کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں جن میں ڈاکٹر ذاکر اللہ خان، منور خان ایڈوکیٹ صاحب اور محترمہ شازیہ طہماس نے 4 و 5 اکتوبر 2010ء; جناب سید جعفر شاہ صاحب اور جناب وجیہہ الزمان خان نے 4 اکتوبر 2010ء جبکہ ڈاکٹر فائزہ رشید صاحبہ نے 4 اکتوبر تا 17 اکتوبر 2010ء تک رخصت طلب کی ہے تو:

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

تحاریک التواء

Mr. Speaker: 'Adjournment Motions': Janab Malik Qasim Khan Khattak Sahib. Malik Qasim Khan Khattak Sahib------

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: اود ریږئ جی۔ابھی ان کو فلور دے دیا۔ملک قاسم خان خٹک صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب سپیکر،-----

جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات): جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: هں جی؟ او د ریږئ، دوئ پسے چه دا دغه اوکړی، دا یو دوه دغه دی چه دا واخلو نو۔ جی، ملک قاسم خان خٹک صاحب۔ (مداخلت) څه وایئ؟

ملک قاسم خان خٹک: ایوان کی معمول کی کارروائی روک کر مجھے صوبائی حکومت کی طرف سے بجلی کے نرخ کے بارے میں عدالت عالیہ سے مقدمہ واپس لینے اور بجلی کے نرخ 27 فیصد بڑھانے کے فیصلے پر جوکہ عوام الناس پر بجلی گرانے کا اقدام ہے، بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔ شکریہ جناب۔

جناب والا!۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی ملک قاسم خان صاحب۔

جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات): جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: دا جی د دوئ یو ایډجرنمنټ موشن دے۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب والا! د بجلئ چه نن په دے صوبه کښے کوم صورتحال دے، دا ډیر مایوس کن دے۔ جناب والا، مونږ خو هغه خلق یو چه په دے صوبه کښے عوام ته زمونږ د الیکشن یوه نعره وه چه مونږ به مفت بجلی ورکوؤ خو چه اوسه پورے د ایم ایم اے ګورنمنټ کوم جنګ د مرکز سره کړےوو، هغوی چه کوم حق مونږ ته راکړےوو، په هغے باندے اوس بیا چه کوم دوئ هائی کورټ ته لاړو، په دے باندے مونږه لګیا یو، جهګړه کوؤ او د عوامو د پاره لګیا یو۔ اوس په دے موجوده صورتحال کښے دوئ دا خپل Writ واپس واغستو او ورسره ورسره ئے نرخونه نور اوچت کړل۔ جناب والا، بجلی ده چرته کښے؟ تاسو اوګورئ چه په دے نن حالاتو کښے د بجلی دا کوم صورتحال دے او دا قوم د بجلئ د صورتحال نه دوچار دے، دا خو ډیر مایوس کن دے او زهٔ دا وایم، د هاؤس ټول ممبرانو ته دا خواست کوم چه په دے باندے د مؤقف اختیار کړی او د بجلئ باره کښے مونږ یوه مضبوطه فیصله اوکړو او چه دا کوم Writ واپس اغستے شوے دے، زهٔ خو باقاعده په دے فلور دا دغه کوم، مونږ دا وایو چه که چرے دا اونه شوه، دے هاؤس اونکړه، زمونږ خو خپل دا ریکویسټ دے چه مونږه پخپله د اپوزیشن په هغے کښے، قائد حزب اختلاف ناست دے چه مونږ په

دے باندے ھائی کورټ ته لاړ شو چه دا کوم ریټونه ګران شوی دی او چه دا کوم څه زمونږ سره په دے صوبه کښے کیږی۔ بجلی زمونږ ده، زمونږ پیداوار دے او زمونږ سره دا څه کیږی؟ مونږ ته خپل حق تر اوسه پورے نه ملاویږی نو زهٔ ډیر مشکور یم چه زمونږ تحریک تاسو په فلور راوستلو۔ ډیره مهربانی۔

Mr. Speaker: Ji, Akram Khan Durrani Sahib, Opposition Leader.

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): محترم سپیکر صاحب، زمونږ دا خټک صاحب والا حقیقت دے او دا تحریک التواء ډیره اهمه ده، په دیکښے دوه اړخونه دی جی۔ یو خو دا دے جی چه موجوده چه کوم تکلیف دے، تاسو به هم د پرون نه محسوس کړے وی چه بالکل بجلی هډو شته نه۔ که چرته کښے یوه ګهنټه راشی نو څلور ګهنټے بیا بجلی نه وی، هغه په خپل ځائے باندے عذاب دے خو په دیکښے جی اهم څیز دا دے چه دا صوبائی ګورنمنټ تلے وو او په کورټ کښے ئے Stay اغستے وو او د هغے سره چه کوم زمونږ په دے صوبه باندے د بجلئ نرخونه اوچتول وو یا په هغے کښے نور Decisions وو هغه سټاپ شوے وو خو مونږ جی نه پوهیږو چه ګورنمنټ په څه انډرسټینډنګ باندے هغه خپله Stay واپس کړه؟ که دوئ دے ایوان ته اوښائی چه مونږ سره دا وعده د ګورنمنټ شوے ده چه مونږ به په دے صوبه باندے دا نرخ نه زیاتوؤ، ریټ به نه زیاتوؤ نو بیا خو دلته کښے پکار دا دی چه دومره یوه اهمه فیصله دوئ کوی چه د هغے صرف د ګورنمنټ سره تعلق نه دے، پوره د صوبے، د اپوزیشن او د ګورنمنټ خبره ده، نو چه چرته د بجلئ د منافعے خبره راشی، په هغے کښے چه کوم کاوش مونږ کړے وو، هغه 110 ارب مونږ فیصله کړے وه نو په هغے کښے خو بیا مونږ ئے اوغښتو چه کله دوئ په دیکښے وو چه یره اپوزیشن زمونږ سره مدد اوکړی، اخلاقی طور هم او هسے آئینی طور هم پکار وه چه دوئ کله د عدالت دا Stay واپس کوله نو چه پوره صوبه او اپوزیشن ئے په اعتماد کښے اغستے وے۔ اوس مونږ ته دا معلومات نشته چه مرکزی حکومت د صوبے سره څه فیصله کړے ده او دوئ په کوم بنیاد باندے دا خپله Stay واپس کړے ده؟ ښکاری خو داسے چه مونږ ته کومے پیسے د هغے نه ملاویږی نو هغه پیسے خو خود رانه واپس اخلی خو په مونږ باندے یو بوجھ هم راروان دے، نو په دے باندے به زما یو خصوصی

گورنمنټ ته دغه درخواست وی چه دوئ د دے ایوان کښے دا وضاحت اوکړی چه آیا دوئ ته چا څه اطمینان ورکړے دے چه مونږ به په دے صوبه باندے دا ریټونه نه اوچتوؤ؟ چونکه ډیره اهم ده، که ستاسو د گورنمنټ د طرف نه خاص تفصیلی خبره دے ایوان ته راشی، حالانکه دا خو داسے یو خبره ده چه گورنمنټ پخپله یو فیصله کړے ده خو پکښے د صوبے د عوامو، نور څوک او نه د دے اسمبلئ د اپوزیشن او د صوبے څوک ترے هم نه دی خبر۔

Mr. Speaker: Ji, Janab honourable Minister, any one from treasury benches.

<u>بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون)</u>: مهربانی جی۔ داسے ده جی چه په دے ملک کښے د بجلئ ریټس چه کوم دی یا Tariff، Tariff settings د پاره خپل سټینډرډز دی، خپل رولز دی، خپل ایکټ دے او هغے ته نیشنل پاؤر ریگولیټری اتهارټی ایکټ وائی، نیپرا ایکټ، د هغے د لاندے دے ټول ملک کښے چه کوم Tariff Setting دے، هغه نیپرا کوی As a competent authority د ټول ملک د پاره او هغه یونیفارم وی، په ټول ملک کښے یو شان ریټس وی او Tariff کښے هیڅ فرق نشته د ټول ملک د پاره خو بهرحال د دے صوبائی حکومت خپل څه تحفظات وو چه کله ریټس دوه کاله مخکښے زیات شوے وو نو مونږ پرے لاړو هائی کورټ ته، هلته مونږ یو دوه کاله Stay واغستله نو دوه کاله تقریباً هغه Tariff کښے Increase رانغے خو بهرحال Eventually فیډرل گورنمنټ سره دا دغه اوشوه چه دا تیر شوی دوه کاله چه کوم زمونږ یو قسمه Reduce rates billing شوے دے، نو هغه به واپډا زمونږ نه نه Claim کوی او باقی چونکه ملک کښے یو ریټ دے، دیکښے قانون یو دے نو په هغه لحاظ باندے به هم هغه ریټ چلیږی، نو دا یو فائده اوشوه چه هغه دوه کاله مونږ ته بجلی ارزانه ملاؤ شوه خو بهرحال چونکه قانون دے، ایکټ دے، د ټول ملک د پاره یو شان دے نو په دیکښے لکه دا نه شی کیدے چه یره صوبه پختونخوا کښے به بجلی ارزانه وی او پنجاب یا سندھ کښے به گرانه وی۔ کیدے شی نن نه کال پس یا دوه کاله پس بیا نورو قوانین کښے ترامیم اوشی او د ډسټری بیوشن چه کومے ادارے دی، لکه پیسکو شوه، آئیسکو شوه، د دے ځان له Tariff چه دے د دے نه پس، لکه دا هم یو دغه سوچ روان دے خو دے وخت کښے چه کوم حالات دی، ټول Uniform

Tariff دے نو لهذا داسے څه دغه نشته خو دا د فیډرل ګورنمنټ سره یو انډر سټینډنګ شته چه دوئ به د دے تیر شوی دوه کالو د پاره چه دا کوم ډسکاؤنټ مونږ ته ملاؤ شوے دے ، د دے بلنګ به نه کوی۔ مهربانی۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، جناب اکرم خان درانی صاحب۔

قائد حزب اختلاف: د دوئ د پارټئ پالیسی هم دا وه چه چونکه بجلی زمونږ صوبه پیدا کوی او کورټ ته چه تلی وو ، په هغے کښے دا بنیاد وو چه د نورو نه د مونږ سره رعایت وی، چونکه دا صوبه بجلی پیدا کوی او د دے صوبے په دے باندے حق شته، نو دوئ چه کورټ ته تلی وو ، په هغے کښے جی دا خبره هم وه، اوس دوئ دلته دا خبره کوی چه چونکه دا په ملک کښے یکساں پالیسی ده نو دا بالکل جی د هغے خبرے چه کومه د کورټ فیصله ده او د منسټر صاحب Statement چه دے دا خو بالکل د هغے سره دغه خبره ده چه مونږ دا منو چه په ملک کښے د یو وی۔ مونږ خو د دے صوبے پوره عوام او خصوصاً د دوئ پارټئ به دا خبره کوله چه زمونږ ریټ د ځکه کم وی چه زمونږ پیداوار دلته دے او مونږ دا بجلی پیدا کوؤ ، په هغے کښے د مونږ سره دغه اوشی، که چرته دوئ دا خبره منلے وی، بیا دا نورے خبرے خو څه دغه نه دی خو د دے هم څه معلومات نشته، حقیقت کښے چه دوه کاله کوم ریټ زیات شوے دے ، زمونږ خدشه هم ده او مونږ ته څه معلومات هم دی چه دا هسے خبره شوے ده، په دے باندے عمل نه دے شوے چه دا دوه کاله چه د بجلئ کوم ریټ زیات شوے دے ، په هغے کښے به د خیبر پختونخوا د خلقو نه اضافه دوئ نه اخلی، حالانکه مونږ به کوشش اوکړو ، دے ایوان ته به هم هغه شے راپیدا کړو چه آیا په دے دوه کالو کښے چه کوم ریټ زیات شوے دے ، د هغے بوجه په دے صوبه باندے راغلے دے او که نه؟

جناب سپیکر: ستاسو مطلب دا دے چه ګنی څه Written notification یا داسے څه خبره نشته۔

قائد حزب اختلاف: نه جی۔

جناب سپیکر: زبانی خبره ده۔ جناب آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: داسے ده جی چه اول خو به دا لړ، زما خیال دے دا یو دغه پکښے پاتے شوے وو چه څه ټائم کښے مونږ عدالت ته تلو، پراونشنل گورنمنټ نو هغه وخت کښے هغه Tariff دلته کښے ټهیک طریقے سره Apply کیدو نه چه څنگه نورو صوبو کښے Apply کیدو، هغه Tariff دلته Comparativelyلږ Excessive، لږ زیات وو نو مونږ Basically د هغے خلاف تلی وو، هغه Uniform Plea مو اغستے وه او هغه خو خیر Uniform شو، هغه Tariff ټهیک طریقے سره وو ځکه چه د هغے مختلف Criteria دی یا Types of tariffs دی نو هغه ټهیک طریقے سره اولگیدل خو دا زمونږ لکه Government to Government understanding دے، ټهیک ده Written agreement as such نشته خو انډرسټینډنگ دے، انشاء الله داسے ایشورنس دوئ ته ورکوو چه انشاء الله Excessive دغه به مونږ نه فیډرل گورنمنټ نه چارج کوی، واپډا او چه کله داسے مرحله راغله نو بیا به انشاء الله ټول یو ځائے کیږو ورته او بیا به هغه وخت سره انشاء الله مقابله کوو۔ مهربانی۔

ملک قاسم خان خټک: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، ملک قاسم خان صاحب۔

قائد حزب اختلاف: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: اکرم خان درانی صاحب۔

قائد حزب اختلاف: منسٹر صاحب چه وړومبئ کومے خبرے اوکړلے جی، په هغے کښے Categorically دوئ دلته اووئیل چه زمونږ د فیډرل گورنمنټ سره کوم Commitment شوے دے، هغه Honourکوی او په هغے باندے چه دا دوه کاله کوم اضافی بوجھ په مونږ باندے راغی، هغه نه اخلی، نو اوس چه دویمه خبره کومه راغله، مونږ د نوټیفیکیشن خبره اوکړه نو دوئ اووئیل چه په دیکښے څه داسے دغه خبره خو نشته خو صرف هسے زبانی جمع خرچ دے، نو زۀ وایم چه د گورنمنټ د طرف نه خو دلته زبانی جمع خرچ، منسٹر صاحب چه وائی دا خو د دے معزز ایوان سره زیاتے دے جی۔ کم از کم پکار ده چه په دے بنیاد باندے چه

دوئ کوم شی باندے Agreement کړے دے، د صوبائی گورنمنټ او د وفاقی گورنمنټ په مخکښے چه مونږ د بجلئ ثالثی کوله، په هغے هم Agreement وو جی، بیا چه هغے ته ئے ثالثان مقرر کړل، د هغے هم Agreement وو او بیا د هغے هم نوټیفیکیشن اوشو چه 110 ارب روپئ به ملاویږی، دا هر څه په Written کښے وو او که زبانی خبره جی اوکړی، زبانی خو ئے مونږ ته وئیلی وو چه په سیلاب کښے او چه څومره دلته کښے دهشت گردی شوے ده، په دیکښے به دومره فنډ راځی، اوس مونږ پخپله باندے چغے وهو چه مرکزی حکومت مونږ سره په سیلاب کښے مدد نه کوی یا دهشت گردئ کښے چه څومره زمونږ د صوبے حق کیږی۔ زما مقصد صرف دا دے جی چه مونږ له خو په دیکښے یو آواز پکار دے، د اپوزیشن او د گورنمنټ۔ دوئ چه دا کومه Stay واپس کوله، پکار دا وه چه په دیکښے ئے دا ټول صوبائی جماعتونه، کم از کم دا اپوزیشن ئے په اعتماد کښے اغستے وے نو ظاهره خو جی دا ښکاری چه دا انډر پریشر واپس شوے دے، په دیکښے Agreement څه نشته دے جی۔

Mr. Speaker: Hon`able Senior Minister, Planing and Development.

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی)}: جناب سپیکر، اکرم درانی صاحب چه کومه خبره اوکړه، مونږ یو ځائے شوی وو او دا Plea مونږ اغستے وه د مرکزی حکومت سره چه یره پکار دا ده چه زیاته بجلی مونږ پیدا کوؤ نو چه په مونږ باندے کم ریټ وی، الټا زمونږ ریټس د نورو صوبو نه زیات وو۔ په دے جرگه اوشوه او چه کله مونږ لاړو نو پرائم منسټر چه کوم وو، هغه وخت کښے ئے دا فیصله اوکړه چه دا به یونیفارم پالیسی وی چه نورو صوبو کښے کوم ریټ وی نو زمونږ په دے صوبه کښے به هم دغه ریټ وی، هغه خبره شوے وه کال نیم مخکښے او بیا واپډا زمونږ د حکومت سره کښیناسته او خبره ئے اوکړه چه مونږ کوم زیاتے، کوم څیزونه چه کړی وو هغه به مونږ نه اخلو، نو په دے دغه باندے د عدالت نه هغه کیس واغستے شو، په دے چه یو شان ریټس به وی او کوم زیات بلونه دی، هغه به زمونږ نه نه اغستے کیږی، نو ښه کار چه وو، هغه ستاسو مرسته وه، ستاسو ټول دغه وو، په هغے دغه باندے مونږ لاړو او هغوی دا شے اومنلو نو ښه کار چه کیږی، په هغے کښے دومره دغه نه وی او انشاء اللّٰه و

تعالیٰ همیشه مونږ کوشش کوؤ، په هره یو مسئله کښے دوئ مونږ د ځان سره بیایو، خبره هم را سره اوکړی، دا خو بیله خبره ده چه بهر لاړ شی، د هغے نه منکر شی، (قہقہہ) نورے خبرے کوی خو مونږ ئے Honour کوؤ، مونږ ئے Respect کوؤ، مونږ هر دغه باندے به دوئ د ځان سره بیایو، په دے چه د دوئ Experience شته، دوئ د دے صوبے نمائندګان دی او مونږ چه څنګه سوچ کوؤ، دغه شان دوئ هم د دے صوبے د خلقو د پاره سوچ کوی۔ انشاء اللہ و تعالیٰ کوشش به کوؤ او ستاسو هغه دغه به نه مجروح کوؤ۔

جناب سپیکر: ملک قاسم خان خټک، جی تاسو۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: شکریه جی۔ جناب سپیکر، زمونږ هم دا ریکویسټ دے چه دا ډیره اهم خبره ده او دا تحریک التواء د ایډمټ شی چه مختلف خلق په دغے باندے بحث اوکړی او دا عوام خبر شی او دا ټول، هر سړی سره خپل خپل۔۔۔۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the adjournment motion moved by the honourable Member may be admitted for detail discussion under rule 73? Those who are in favour of it may say ‘Yes’.

Voices: Yes.

Mr. Speaker: Those who are against it may say ‘No’.

Voices: No.

Mr. Speaker: Those who are in favour of it, please stand up before their seats. Count down, please.

(Disturbance)

The required number is 14 and it is 8, therefore, the motion is dropped and leave was not granted to admit the adjournment motion for detail discussion.

(شور/قطع کلامیاں)

قائد حزب اختلاف: مونږ په دے باندے واک آؤټ کوؤ چه دوئ څه پټوی او د دے صوبے خلقو ته ئے نه ښکاره کوی۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب سپیکر: دا بل د چا دے؟

جناب محمد جاوید عباسی: میرا بہت Important معاملہ ہے۔

جناب سپیکر: اودریږه جی، اودریږئ چه دا بل هم ختم کړو، یو منټ، ایډجرنمنټ موشن دے بل، دا ختم شی۔

جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات): جناب سپیکر! دا ډاکټر فاروق خان په حق رسیدلے جی۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! یہ بہت Important مسئلہ ہے، میں نے ایک اہم ایڈ جرنمنٹ موشن آپ کے دفتر میں جمع کرائی ہے، بہت Important معاملہ ہے جی۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، یہ ایک ایڈ جرنمنٹ موشن رہتی ہے، یہ ختم ہو جائے تو پھر آپ بولیں نا، جو بھی آپ-----

جناب محمد جاوید عباسی: ٹھیک ہے کیونکہ یہ ایک بہت اہم معاملہ ہے، چلو اس کے بعد-----

جناب سپیکر: اس کے بعد۔ جی ملک قاسم خان، دا خو اوشو کنه۔

Haji Habib-ur-Rehman Tanoli Sahib, to please move his adjournment motion No. 204.

الحاج حبیب الرحمان تنولی: تھینک یو۔ جناب سپیکر، میں آپ کی اجازت سے اس معزز ایوان میں ایک انسانی مسئلہ زیر بحث لانا چاہتا ہوں کہ روزنامہ 'شمال' ایبٹ آباد میں مورخہ 27-09-2010 کو ایک بڑی خبر آئی ہے کہ ہزارہ سے برطرف ملازمین کے قافلے بھوک ہڑتالی کیمپ کیلئے اسلام آباد روانہ ہوئے۔ ان کا کہنا ہے کہ برطرف ملازمین کی تعداد پانچ ہزار ہے اور وہ انصاف ملنے تک اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے۔ اس وجہ سے عام پبلک میں بے چینی پائی جاتی ہے اسلئے گزارش ہے کہ اسمبلی کی کارروائی روک کر اس واقعہ پر بحث فرمائی جائے۔

اس کے ساتھ ہی جناب والا، دوسرے روز یہ خبر آئی ہے کہ "برطرف ملازمین نے اسلام آباد میں جاکر احتجاجی مظاہرہ کیا" اور یہ خبر 'مشرق' میں آئی ہے Next day کہ "خیبر پختونخوا کے برطرف ملازمین کا پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے احتجاجی مظاہرہ، ملازمین نے حکومت کے خلاف نعرہ بازی کی اور مطالبات کی منظوری تک احتجاج جاری رکھنے کا اعلان"-----

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان!

الحاج حبیب الرحمان تنولی: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ اس اسمبلی کے ڈھائی سال ہو چکے ہیں-----

جناب سپیکر: چه کوم ممبران وتے دی چه په دوئ پسے یو څو کسان لاړ شی جی۔
الحاج حبیب الرحمان تنولی: اس اسمبلی کے ڈھائی سال ہو چکے ہیں اور میرے خیال میں یہ سات اور پانچ گریڈ کے غریب ملازمین ہیں اور یہ لوگ اس وقت تک بحال نہ ہو سکے۔ حکومت نے اصولی طور پر اس۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: جناب رحیم داد خان صاحب اور ارباب ایوب جان صاحب! ذرا وہ۔۔۔۔۔
جناب عبدالاکبر خان: جی ورغلی دی۔
جناب سپیکر: بنه جی۔
الحاج حبیب الرحمان تنولی: تو میری گزارش یہ ہے کہ اس معاملے پر بحث کی اجازت دی جائے اور مسئلہ یہ ہے کہ ڈھائی سال سے یہ معاملہ التواء میں پڑا ہے اور کچھ لوگ کچھ Over age ہو چکے ہیں جن کا کوئی اور راستہ نہیں ہے۔ اصولی طور پر حکومت نے اس بات پر اتفاق کیا تھا کہ ان کو انشاء اللہ وتعالیٰ بحال کرینگے تو میری معزز ایوان سے گزارش ہے اور آپ سے گزارش ہے کہ اس معاملے میں، اس تحریک پر بحث کی اجازت دی جائے۔ تھینک یو جی۔
جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!
جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان۔
جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! حبیب الرحمان صاحب نے یہ جو ایڈجرنمنٹ موشن موو کی ہے، آپ یقین کریں کہ اس ہاؤس میں بیٹھ کے ہمیں شرم آتی ہے اس کو ڈسکس کرنے پر، یہ ایک انتہائی اہم مسئلہ ہے اور یہ ان لوگوں کیلئے زندگی اور موت کا مسئلہ ہے جو کہ تقریباً ساڑھے پانچ ہزار خاندان بنتے ہیں۔ جناب سپیکر، پاکستان پیپلز پارٹی کی جو گزشتہ حکومت تھی تو یہ اس میں بھرتی ہوئے تھے اور پھر جب 1998ء میں دوسری حکومت آئی تو انہوں نے بیک جنبش قلم ان سب کو۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: احمد حسین شاہ صاحب، غنی داد خان اور ارباب ایوب جان صاحب! آپ بھی ذرا ان بھائیوں کے پیچھے جائیں اور ان کو لے آئیں۔ جی، پلیز۔
جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! آپ کی توجہ چاہتا ہوں جی کہ 1998ء میں ان لوگوں کو نوکریوں سے نکال دیا گیا بغیر چھان بین کے، ہم نہیں کہتے ہیں کہ اگر اس وقت کوئی غلط طریقے سے بھرتی ہوا ہو تو اس کو،

جناب سپیکر صاحب، یہ ایڈ جرنمنٹ موشن پاکستان پیپلز پارٹی کیلئے زندگی اور موت کا مسئلہ ہے اور آپ اس کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جاوید عباسی صاحب! آپ بھی ان کے ساتھ جائیں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! اس کو آپ Light لے رہے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عنایت اللہ جدون صاحب! آپ جائیں۔ جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! آپ اس کو Light نہ لیں، یہ کل یا پرسوں آپ دیکھیں گے کہ یہاں پر کفن پوش جلوس نکلے گا۔ جناب سپیکر، یہ لوگ جب نوکریوں سے نکال لیے گئے، بجائے اس کے کہ ان کی تحقیقات کی جاتیں، اگر ان کی Qualification کم تھی تو بالکل ہمیں منظور تھا، اگر ان کی Age کا کوئی مسئلہ تھا یا اور کوئی مسئلہ تھا لیکن صرف اس وجہ سے کہ یہ چونکہ اس حکومت میں بھرتی ہوئے تھے اسلئے ان کو نکال دیا گیا۔ جناب سپیکر، پھر جب مرکز میں پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت آئی تو وزیر اعظم صاحب نے ایک آرڈیننس جاری کیا اور اس کے تحت فیڈرل گورنمنٹ کے وہ ہزاروں ملازمین جو اس وقت نوکریوں سے نکال دیئے گئے تھے، ان کو اپنی سروس پر بحال کرنے کا آرڈیننس جاری کیا۔ صوبے کے جن سروسز کے ساتھ لوگوں کا تعلق تھا تو وہ بھی یہ سمجھ رہے تھے کہ یہاں پر بھی پاکستان پیپلز پارٹی اور اے این پی کی مشترکہ حکومت ہے اور مرکز میں اگر فیڈرل گورنمنٹ نے ایک آرڈیننس جاری کیا ہے تو اسی طرح کا ایک لاء صوبے میں بھی وہ ہو جائے گا اور یہ لوگ اپنی نوکریوں پر بحال ہونگے لیکن جناب سپیکر، اس طرح نہیں ہوا۔ میں نے ایک سال پہلے کہ ڈیڑھ سال پہلے اسمبلی کے ایک اجلاس میں اس مسئلے کو اٹھایا تھا اور میں مشکور ہوں وزیر اعلیٰ صاحب کا کہ انہوں نے بشیر خان کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنائی اور اس میں ہمایون خان، قاضی اسد صاحب، میاں افتخار حسین صاحب اور میں اس کمیٹی کے ممبران تھے۔ جناب سپیکر، پہلے تو یہ کہا گیا کہ ان لوگوں پر ایک ارب سینتیس کروڑ کہ ایک ارب چالیس کروڑ روپے، چونکہ مرکزی حکومت نے آرڈیننس میں بقایاجات کا بھی ذکر کیا تھا کہ سروسز کے جو بقایاجات ہیں تو وہ ان لوگوں کو ادا کئے جائیں گے، تو یہاں پر پراونشل گورنمنٹ نے فیڈرل گورنمنٹ کو ایک چٹھی لکھی کہ ایک ارب سے زیادہ ان لوگوں کے بقایاجات بنتے ہیں، ہمارے صوبے کے پاس یہ پیسے نہیں ہیں تو یہ پیسے ہمیں دیکر ان لوگوں کو وہ کر لیں گے۔ جناب سپیکر، پھر وہ لوگ اس بات پر بھی تیار ہو گئے کہ ہمیں بقایاجات کی ضرورت نہیں ہے، ہم بقایاجات نہیں لیتے، ہمیں ابھی سے نوکریوں پر بحال کر لیں۔ جناب سپیکر، اس کمیٹی کی ایک دو میٹنگز

ہوئیں پھر اسٹبلشمنٹ سیکرٹری اور دو تین سیکرٹریز کی ایک اور کمیٹی بنائی گئی اور ان سے کہا گیا کہ آپ اپنی Recommendations اس کمیٹی کیلئے بنادیں۔ جناب سپیکر، اس کمیٹی نے Recommendations بنا کے اس کمیٹی کے حوالے کر دیں اور اس میں انہوں نے یہ لکھا کہ ان کو کوئی بقایاجات نہیں دیئے جائیں گے، ان کی Age اگر ساٹھ سال سے زیادہ ہو گی تو ان لوگوں کو بحال نہیں کیا جائے گا۔ سنیارٹی ان کی اس تاریخ سے شمار ہو گی، مثال کے طور پر اگر ابھی ان کو بحال کرتے ہیں کیونکہ یہ ڈر تھا کہ اگر یہ بارہ سال پہلے کی تاریخ سے بحال ہوتے ہیں تو وہ سنیارٹی Claim کریں گے، وہ مسئلہ بھی حل ہو گیا۔ جناب سپیکر، اگر کسی کی Qualification اس جاب کیلئے برابر نہیں تھی تو ان لوگوں کو بھی بحال نہیں کیا جائے گا، وہ بھی اس میں Decide ہو گیا اور جناب سپیکر، جب یہ سب کچھ Decide ہو گیا تو اس کمیٹی نے Technocrates کی جو سب کمیٹی بنائی تھی، اس نے جو رپورٹ بھیجی تو جناب سپیکر، اگلی میٹنگ میں کہا گیا کہ جی ان لوگوں کو ہم بحال نہیں کر سکتے اور ہم نے یہ بھی کہا کہ آئندہ جو سروسز آئیں گی اس صوبے کیلئے، آئندہ جو پوسٹیں خالی ہونگی، ایس این ایز آئیں گے تو انہی میں سے ان لوگوں کو Preference دیا جائے اور جہاں جہاں پر پوسٹیں خالی ہو جائیں گی تو ان لوگوں کو یہ پوسٹیں دی جائیں۔ اب جناب سپیکر، اس کے باوجود اگر یہ نہیں مانتے اور ان لوگوں کو بحال نہیں کرتے تو اس سلسلے میں یہ لوگ اسلام آباد گئے اور ادھر جو ہے نا انہوں نے فیڈرل گورنمنٹ، پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے مظاہرہ کیا اور وہاں سے پرائم منسٹر اور پریذیڈنسی سے لیٹرز بھی آگئے کہ ان لوگوں کا جو مطالبہ ہے، اس کو آپ Accept کر لیں تو جناب سپیکر، اس پر بھی کچھ عمل نہیں ہوا۔ جناب سپیکر، یہ لوگ اس دن پھر اسلام آباد گئے اور وہاں پر خورشید شاہ جو منسٹر ہیں، جو Concerned minister ہیں تو انہوں نے بھی ان سے وعدہ کیا کہ ہم آپ کو بحال کریں گے۔ جناب سپیکر، اب پتہ نہیں کہ ان لوگوں کا گناہ کیا ہے، پتہ نہیں کہ ان لوگوں کی غلطی کیا ہے، پتہ نہیں کہ ان لوگوں نے کونسا جرم کیا ہے؟ جناب سپیکر، اگر ایک آدمی کی Qualification برابر ہے، یا برابر تھی، اس کو بھرتی کیا گیا ہے تو بجائے اس کے کہ تحقیقات کی جاتیں، ان کو نوکری سے نکال دیا گیا۔ اب جناب سپیکر، ہمارے لئے بھی اس اسمبلی میں اس طرح کا بیٹھنا بڑا مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ آج انہوں نے دھمکی دی ہے کہ ہم اسمبلی کے سامنے کفن پوش جلوس نکالیں گے۔ ہاں، اگر ان کی اس میں فرق ہے، Qualification میں فرق ہے تو بے شک آپ نہ کریں، اگر پوسٹ خالی نہیں ہے تو پھر بھی نہ کریں، اگر

پوسٹ خالی ہے تو بجائے اس کے کہ آپ ایک نئے آدمی کو لائیں تو ان لوگوں کو بحال کریں۔ اسلئے میری درخواست ہوگی کہ حبیب الرحمان صاحب کی اس ایڈجرمنٹ موشن کو ڈسکشن کیلئے ایڈمٹ کیا جائے۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> جناب سپیکر! میں بھی ایک اہم مسئلے پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> اسی پر؟

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> جناب سپیکر! ایک اہم مسئلہ ہے جس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، گورنمنٹ کی طرف سے کوئی جواب تو دے دیں نا۔

<u>جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}:</u> اجازت ہے مجھے؟

<u>جناب سپیکر:</u> جی۔

<u>سینیئر وزیر (بلدیات):</u> ڈیرہ مھربانی۔ سپیکر صاحب، عبدالاکبر خان اس کمیٹی کے ممبر ہیں اور اس پر کئی میٹنگز ہم نے کی ہیں اور ان کی موجودگی میں ہم نے یہ لکھ کر بھجوایا ہے کہ ہم پتہ کریں کہ سندھ گورنمنٹ جو کہ مکمل پیپلز پارٹی کی گورنمنٹ ہے، ہم نے کہا کہ سندھ گورنمنٹ بتائے کہ جو لوگ نکالے گئے تھے، ان کے ساتھ انہوں نے کیا کیا، عملدرآمد کیا ہے کہ نہیں؟ ہم نے پنجاب کو لکھ کر بھیجا ہے کہ آپ نے عملدرآمد کیا ہے کہ نہیں؟ ہم نے بلوچستان کو لکھ کر بھیجا ہے کہ آپ نے عملدرآمد کیا ہے کہ نہیں؟ کسی صوبے نے اس کا نوٹس بھی نہیں لیا ہے اور کسی صوبے نے ابھی تک نہیں کیا ہے اور عبدالاکبر خان کو پتہ ہے کہ ان کو اگر ہم بحال کریں گے تو ایک ارب روپے ہمیں چاہیئے اور فیڈرل گورنمنٹ کو ہم نے بار بار لکھا ہے کہ ایک ارب روپے دے دیں تاکہ ہم ان لوگوں کو بحال کریں اور فیڈرل گورنمنٹ نے ایک پیسہ بھی ابھی تک ہمیں نہیں دیا، وہ جو آرڈر تھا تو وہ فیڈرل گورنمنٹ نے اپنے محکموں کیلئے کیا تھا، ہمارے صوبائی محکمہ جات کیلئے نہیں کیا تھا اور اس کے باوجود ہم نے، یہ بیٹھے تھے اور ان سے بات بھی ہوئی کہ ہم کوشش یہ کر رہے ہیں کہ ایسا طریقہ نکالیں کہ ہم جو نئی بھرتیاں کرتے ہیں تو ان لوگوں کو جن کی عمر زیادہ ہے، ان کی عمر کی جو قید ہے، اس کو بھی ہم Condone کرنے کی کوشش کریں گے کہ ان کو پہلے ترجیح دی جائے جس محکمے میں یہ لوگ رہے ہیں اور اگر یہ آپ کہیں کہ سابقہ پیسے بھی ان کو دے دیں اور موجودہ تنخواہ بھی دے دیں تو وہ تو Impossible ہے، ہماری حکومت کے پاس اتنے پیسے ہی نہیں کہ ہم دیں، تو فلور آف دی ہاؤس پر اور کمیٹی میں بھی میں نے یہ بات کی تھی کہ ہم یہ کوشش کریں گے کہ ایک رپورٹ بنوا کر کیونکہ یہ چیف منسٹر صاحب کے پاس Approval کیلئے جائیگی، میں نے کہا ہے کہ ہم ایک رپورٹ بنا کر بھیجیں

گے کہ اگر ہمیں جہاں بھی ضرورت ہو، جس محکمے کے وہ لوگ ہیں اور اس محکمے میں اگر ہمیں ضرورت ہو تو پہلی Priority ان کو دی جائے، یہ ہم نے فیصلہ Fix کرنا ہے، اس پر بیٹھ کر اور اس کو بنا کر ہم بھیجیں گے سی ایم کو، اگر سی ایم نے منظور کیا تو انشاء اللہ اس پر عملدرآمد کریں گے، تو۔۔۔۔۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپیکر، میں بشیر خان سے اتفاق کرتا ہوں کہ یہ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> عبدالاکبر خان۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> ایک ارب روپے کی جو بات ہے، وہ تو ختم ہو چکی ہے کیونکہ اب ہم سب نے یہ Decide کیا ہے کہ بقایاجات کسی کو نہیں ملیں گے۔ اب بشیر خان صرف یہ بتا دیں کہ یہ میٹنگ کب کرتے ہیں کیونکہ یہ چیئرمین ہیں اور جب تک یہ میٹنگ نہیں بلاتے تو میٹنگ تو ہو ہی نہیں سکتی، اسلئے یہ اب کہہ دیں کہ جو بات انہوں نے کی ہے۔۔۔۔۔

<u>سینئیر وزیر (بلدیات):</u> سپیکر صاحب! میں فلور آف دی ہاؤس پہ یہ کہہ رہا ہوں، ان کو علم ہے کہ ابھی تک کسی صوبے نے اس کا نوٹس ہی نہیں لیا ہے اور ہم پھر بھی اس پر تین چار میٹنگز کر بیٹھے ہیں اور انشاء اللہ ہم کوشش کریں گے کہ جلد سے جلد دوسری میٹنگ بلالیں تاکہ بیٹھ کر اس پر بات کر لیں۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> نہیں سر! یہ Date دے دیں۔

<u>سینئیر وزیر (بلدیات):</u> نہیں نہیں، Date کی بات تو، میں دیکھونگا، شیڈول دیکھونگا کہ میری کہاں کہاں اپوائنٹمنٹس ہیں؟ ہمارے اور سیکرٹریز صاحبان ہیں، آپ ہیں، اور ممبرز ہیں تو سب سے مشورہ کر کے انشاء اللہ جلد سے جلد میٹنگ بلائیں گے مگر میں یہ پھر دوبارہ کہہ دوں کہ کسی صوبے نے بھی اس پہ عمل نہیں کیا، باوجود اس کے کہ پیپلز پارٹی کی حکومت سندھ میں ہے، کسی صوبے نے بھی اس پر عمل نہیں کیا، میٹنگ نہیں کیا، انہوں نے بلایا کسی کو نہیں ہے اور ہمارے سی ایم صاحب نے مہربانی کی کہ کمیٹی بھی بنائی اور کمیٹی نے دو تین میٹنگز بھی کی ہیں اور انشاء اللہ ہم جلد سے جلد میٹنگ کر کے اس کو Settle کرینگے۔

<u>جناب سپیکر:</u> بس اس پر میٹنگ جلد بلائی جائے۔

<u>الحاج حبیب الرحمان تنولی:</u> جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر:</u> جی تنولی صاحب۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ان کی موشن ہے نا۔ جی تنولی صاحب، حبیب الرحمان تنولی صاحب۔

الحاج حبیب الرحمان تنولی: میں حکومت، کمیٹی اور جناب بشیر صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے یہ کہا، Commitment کی ہے کہ اس کو ہم کرتے ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ دوسرے صوبوں کو دیکھنے کی بجائے ہم ہراول دستہ کیوں نہ بنیں، ہر اچھے کام میں پہل کیوں نہ کریں؟

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: آپ ایک دو منٹ ذرا صبر کریں کہ موؤر جو ہے، موؤر کی Satisfaction پہ ہے نا۔ جی، تنولی صاحب۔

الحاج حبیب الرحمان تنولی: میں نے عرض کیا ہے کہ بجائے دوسرے صوبوں کے۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اس کے بعد آپ بولیں گے۔

الحاج حبیب الرحمان تنولی: دیکھنے کے، میری عرض یہ ہے کہ آپ اس میں پہل کرنے کی مہربانی کریں۔ لوگوں نے یہ بھی کہہ دیا کہ ہمیں پچھلے پیسے نہیں چاہیئے، اب سے ان کو Re instate کیا جائے تو بہت کم پیسے لگتے ہیں۔ جس طرح انہوں نے فرمایا ہے، اس اکتوبر میں اگر میٹنگ کرلیں تو پھر میں مطمئن ہو جاتا ہوں جی۔

جناب سپیکر: جناب رحیم داد خان صاحب۔

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی)}: ډیره مهربانی جی۔ د تنولی صاحب شکریه ادا کوؤ چه یو اهم ایشو، دا د حکومت سره Under consideration ده جی او بشیر خان چه څنګه خبره اوکړه چه یره مرکزی سطح باندے هغه خلق Re-instate شوی دی او په نورو صوبو کښے نه دی، ضروری نه ده چه په نورو صوبو کښے Re-instate شوی نه دی نو مونږ د دے خپله صوبه کښے، خو دا دغه چه کوم دے Under consideration دے او انشاء الله تعالیٰ لکه څنګه چه سینیئر منسټر صاحب خبره اوکړه چه کمیټی به په دے باندے کیبنټ نو زۀ دوئ ته ریکویسټ کوم چه دا خپل دغه واپس واخلی۔

جناب سپیکر: جی جناب تنولی صاحب، حبیب الرحمان تنولی صاحب۔

الحاج حبیب الرحمان تنولی: Thank you very much۔ جی میں مطمئن ہوں، انشاء اللہ مجھے یقین ہے کہ ہمارے دونوں سینیئر منسٹرز صاحبان نے اس معاملے میں اپنی دلچسپی دکھائی ہے اور یہ اپنی Commitment پر قائم ہیں انشاء اللہ، تو میں مطمئن ہوں اور اس کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اور واپس لے رہے ہیں؟

الحاج حبیب الرحمان تنولی: جی جی۔

جناب سپیکر: Not pressed۔ جی، جناب واجد علی خان صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: واجد علی خان۔

جناب محمد جاوید عباسی: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: ایک منٹ اس کے بعد، ابھی فلور دے دیا، ان کے بعد آپ۔

ممتاز مذہبی سکالر ڈاکٹر محمد فاروق خان کیلئے دعائے مغفرت

جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات): محترم سپیکر صاحب، پرون نه هغه بله ورځ د دے ملک یو ممتاز سکالر او د سوات یونیورسټئ وائس چانسلر ډاکټر فاروق خان شهید کړے شو نو هغه د دے ملک یو ډیر لوئے نوم وو، یو ډیر لوئے مذهبی سکالر وو او په مذهب کښے په موجوده وخت کښے د جدیدیت هغه یو سرخیل وو، نو په داسے وخت کښے د هغه دا مرګ چه د دے صوبے د پاره، د هغه جدیدیت پسند خلقو د پاره یو لوئے نقصان دے نو ما وئیل چه په دے هاؤس کښے یو دعا د هغه د پاره اوکړے شي۔

جناب سپیکر: دا که د مخکښے وئیلے وو نو د دعا خو هر وخت اجازت وی، ما خو وئیل چه که تاسو بل څه لوئے ډسکشن کوئ۔ میاں افتحار صاحب! دعا کښے لږ تاسو هم برابر یئ، د ډاکټر صاحب د پاره دعا اوغواړئ جی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر! که د ارباب همایون د پاره هم دعا اوشی نو ښه به وی۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): ډاکټر فاروق باندے څه خبره شوے ده؟

جناب سپیکر: دا ارباب همایون خا ن هم په دعا کښے یاد کړئ۔ جی، میاں صاحب۔

وزیر اطلاعات: زهٔ جی ستاسو ډیره شکریه ادا کوم او د دعا سره یو دوه الفاظ ډاکټر صاحب ته د خراج تحسین د پاره پیش کول لازم دی۔ ډاکټر فاروق زمونږ د صوبے هغه شخصیت وو چه خدائے پاک ورله دینی علم هم ورکړے وو او د دینی علم سره سره ئے ورله ډیره خوږه ژبه هم ورکړے وه او د هغه الفاظ او ادائیگی داسے وه چه هغه ډیر پراثر وو او د هغے سره سره هغه د نفسیاتو ډاکټر هم وو او د نفسیاتو د ډاکټر په حیثیت چه هغه د دهشتگردو کوم ذهنی طور چه هغوی به ځان خودکش دهماکو ته تیارولو، په هغه سلسله کښے هغه ډیر لوئے خدمات کړی دی او تقریباً د پنځوس نه تر سلو پورے کسان هغه ذهنی طور، چه کوم هغوی Brain wash کړی وو، د هغوی دوئ علاج کړے دے او هغه ئے بیخی Normal life ته راوستے دی نو د ډاکټر په حیثیت هم د دهشتگردئ خلاف د هغه یو ډیر لوئے واضحه کردار وو او ورسره د عالم دین په حیثیت چه هغه خودکش دهماکو ته د اسلام منافی وئیلے وو، دیکښے ئے هم ډیر لوئے کردار وو۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین واک آؤٹ ختم کرکے ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

وزیر اطلاعات: رشتیا خبره دا ده چه شهرت ئے هم داسے وو چه هغه د ملک په سطح نه وو بلکه انټرنیشنل هم د هغه یو شهرت وو او دهشتگرد و په دے وجه هغه نخښنه کړے دے چه دغه رنګ عالمان اویروی۔ د دے نه مخکښے مولانا حسن جان صاحب هم دغسے یو کردار ادا کړے وو، د دهشتگردو خلاف فتویٰ جاری کولو په سزا کښے ئے هغه اوویشتلو او شهادت ئے نصیب شو۔ سپیکر صاحب، زهٔ صرف دومره وایم چه وخت داسے نه دے چه تش تاسو د دعا د پاره پاڅولے یم، مونږ د ډاکټر صاحب د دے شهادت په حواله هغوی ته دا پیغام ورکول غواړو چه د ډاکټر صاحب په شهادت باندے دا نه چه دا جهاد به اودریږی بلکه د هغه سره د خلقو د عقیدت په بنیاد به په دے جهاد کښے نوره هم تیزی راځی او مونږ به د دهشتگردو خلاف په منظمه توګه خپل جهاد کوؤ او اوس که هم د چا په زړهٔ کښے ویره وی یا خدایا! تهٔ د هغوی د زړهٔ نه دا ویره اوباسے ځکه چه هیڅ یو سړے محفوظ نه دے۔ پکار دا ده چه مونږ شریک شو او دغه رنګ د یو یو عالم دین تماشه کوؤ یا د داسے لیډرانو تماشه کوؤ یا د عوامو تماشه کوؤ یا د فوج او د پولیس تماشه کوؤ او دغه رنګ ټوله معاشره زمونږ د ګوتو نه اوځی نو پکار

دا ده چه اتفاق او اتحاد اوکړو۔ یا خدایا! زمونږ یقین دے چه ډاکټر صاحب شهید دے او تاسو به بخښلے وی، خدایا! تهٔ ورله درجے بلندے کړے۔

جناب سپیکر: آمین۔

وزیر اطلاعات: او یا خدایا! چه په کومه لاره باندے هغه تلے دے د دے معاشرے د پاکئ د پاره یا خدایا! په هغه لاره باندے د تلو مونږ له توفیق راکړے او یا خدایا! که زمونږ په زړونو کښے څه ویره وی نو ویره ترینه اوباسے۔ خدایا پاکه! نه په ویره باندے ژوند تیرېږی او نه د ویرے ژوند تیرولو والا خلق بخښلے کیږی، یا خدایا! مونږ له همت راکړے، مونږ له جرات راکړے، مونږ له شفاعت په دے بنیاد راکړے چه مونږ به دا جهاد تر هغے پورے جاری ساتو چه ترڅو پورے مو دا دهشت گرد دلته ختم کړی نه وی، امن مو راوستے نه وی۔ ډاکټر فاروق صاحب او ورسره چه زمونږ نن ارباب همایون صاحب چه هغه د ارباب سکندر صاحب ورور وو، د هغه یو ډیر تاریخی کردار په دے صوبه کښے پاتے شوے دے، ډیر مثالی کردار ئے پاتے شوے دے، هم د ایماندارئ او هم د جمهوریت د جدوجهد نو که په دے دوران کښے څومره خلق هم وفات شوی وی، یا خدایا! تهٔ ئے اوبخښے او د هغوی لواحقینو ته صبر ورکړے۔ وآخِرُ الدَعوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: آمین۔ جزاکم اللہ۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی، جناب جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: بہت شکریہ جی۔ جناب سپیکر، چونکہ میں چاہتا تھا کہ آپ ایجنڈے کے Next item پر چلے جائیں تو اس سے پہلے مجھے بات کرنے کا موقع مل جائے۔ جناب سپیکر، میں ایک ایڈجرنمنٹ موشن لایا ہوں۔ جب یہاں جمہوریت کے خلاف بات ہوئی ہے، جب اس ملک کے آئین توڑنے کی بات ہوئی ہے، جب اس ملک کے اداروں کو لڑانے کی بات ہوئی ہے تو اس وقت بھی ہم نے الطاف حسین کے خلاف یہاں لائی تھی اور اب اس کا ایک اور مرید یا چیلا کہیں جناب سپیکر، جس نے اس ملک کا آئین دو دفعہ توڑا ہے، جس نے بلوچی رہنما جناب اکبر بگٹی کا قتل کیا، جس نے لال مسجد میں ہمارے بے گناہ بیٹیوں اور بیٹوں کو شہید کیا ہے، جس نے اس ملک کی عدالتوں کو قید کیا ہے جناب سپیکر! اور آج وہ جمہوریت کے

خلاف باہر بیٹھ کر سازشیں کر رہا ہے۔ جناب سپیکر، اس وقت الطاف حسین نے کہا تھا کہ فوج کا کردار ہونا چاہیئے اور فوج کے بغیر ہماری جمہوریت نہیں چل سکتی، اسی سے ملتی جلتی باتیں وہ کہہ رہا تھا، حکومت میں فوج کو آئینی رول دینا چاہیئے، وہ اداروں کو لڑانے کی بات کر رہے ہے۔ یہ الحمدللہ ہماری آرمی ہے، اس کی عزت ہے پاکستان کے اندر، وہاں سوات کے اندر اور ابھی اس فلڈ میں انہوں نے بہت اہم کردار ادا کیا ہے، اب وہ آدمی پاکستان سے باہر بیٹھ کر سازشیں کر رہا ہے تو میری آج گزارش ہے کہ جناب سپیکر، یہ تحریک التواء میں آج لے کر آیا ہوں، آپ کے سیکرٹریٹ میں بھی جمع کروائی ہے اور ایک کاپی ابھی آپ کو بھی بھیج رہا ہوں۔ جناب سپیکر، یہ قوم کا مجرم ہے، یہ قومی مجرم ہے اور ہم درخواست کرتے ہیں کہ اس کو انٹر پول کے ذریعے پاکستان لاکر آرٹیکل 6 کے نیچے اس کا ٹرائل ہونا چاہیئے تو جناب سپیکر، مہربانی کر کے اس کو Accept کر کے آج بحث کیلئے ہمیں اجازت دی جائے۔ اگر آج ہم نے ان ڈکٹیٹروں کا راستہ نہ روکا تو یہ جمہوریت پہ شب خون مارنے کیلئے پھر اکٹھے ہو جائینگے، پھر یہ جمہوریت کے خلاف سازشیں کرینگے، پھر یہ ملک کا آئین توڑنے کی باتیں کرینگے اور پھر یہ وہاں ملک سے باہر بیٹھ کر آئین توڑنے کی سازش میں شامل ہو جائینگے، لہذا اس پر بحث کی جائے۔ میں حکومت کو بھی کہوں گا اور مجھے یقین ہے کہ وہ بھی ہمارا ساتھ دے گی کہ اس قومی مجرم کو پاکستان لاکر آرٹیکل 6 کے نیچے سزا دی جائے جناب سپیکر۔۔۔۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، لیکن یہ 'ان ٹائم' دیا کریں، ابھی اصل میں اس کی کاپی بھی ہم نے ان کو نہیں بھیجی نا تو وہ کیا جواب دینگے؟

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> میں ابھی بشیر بلور صاحب کو فوراً اس کی کاپی دیتا ہوں جی، چھ کاپیاں آج کروا کر لایا ہوں جی۔ بشیر بلور صاحب!۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> اس کو سینہ زوری کہتے ہیں۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، لیکن اس کی کم از کم 120 کاپیاں بنانی چاہئیں تاکہ سارے ممبران صاحبان تو پڑھ لیں نا، ایک بشیر بلور صاحب کے پڑھنے سے تو۔۔۔۔

<u>جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}:</u> سپیکر صاحب!

<u>جناب سپیکر:</u> جی جناب بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): عباسی صاحب نے جو بات کی ہے اور انہوں نے یہاں آپ کو جو تحریک التواء لکھ کر بھجوائی ہے، میں اس میں یہ عرض کروں گا کہ جو بات انہوں نے کی ہے، ہم ان کے ساتھ اتفاق کرتے ہیں اور فوج ہمارا بہت بڑا ادارہ ہے، فوج نے جو قربانیاں دی ہیں، دہشت گردی کے حالات میں جو قربانیاں دی ہیں، فوج نے ہماری جو Help کی ہے، یہ جو فلڈ کا پرابلم تھا تو اس میں، فوج ایک بہت بڑا ادارہ ہے جس کی ہم بہت زیادہ Respect بھی کرتے ہیں، دونوں جگہوں پر انہوں نے بہت زیادہ کو آپریشن کی ہے ہمارے ساتھ اور جہاں تک یہ بات ہے کہ اس کو کوئی آئینی حق دیا جائے تو اس کو ہم مکمل طور پر Contradict کرتے ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ یہ پرویز مشرف کی اپنی سوچ ہے، وہ ایک ڈکٹیٹر رہا ہے اور اس نے اس ملک کے ساتھ جو کچھ کیا ہے، ایک سیکنڈ سیکرٹری آف دی سٹیٹ کے کہنے پر اس نے 'یوٹرن' لیا اور آج ہمیں جو بم بلاسٹس، ہمارے جو حالات اور جو نیٹو فورسز آج افغانستان میں بیٹھی ہوئی ہیں اور آج ہمارے جو بچے مر رہے ہیں تو یہ اسی کی پالیسی کی وجہ سے آج ہمارے یہ حالات ہیں اور اس کا اگر یہ خیال ہو کہ پردیسی مسلم لیگ بنا کر دوبارہ پاکستان آکر حکومت کریگا تو میں یہ کہتا ہوں کہ یہ اس کی خام خیالی ہے اور ایسے ڈکٹیٹر کبھی بھی، کوئی بھی ڈکٹیٹر جس نے بعد میں سیاست کرنے کی کوشش کی ہے کہ ہمیں سیاست میں انہوں نے کوئی کوشش کی ہے تو کبھی بھی اس کو اہمیت نہیں ملی۔ (تالیاں) ہم فخر سے کہتے ہیں کہ پاکستان کے عوام ڈیموکریٹک سوچ کے عوام ہے اور یہ ملک بھی جمہوریت اور جدوجہد سے بنا ہے اسلئے میرے خیال میں ایسی بات جو یہ ڈکٹیٹر کے کہنے پہ آئی ہے، اس کو ہم Condemn بھی کرتے ہیں اور میں یہ حکومت کی طرف سے کہتا ہوں، فیڈرل حکومت نے بھی اس کو Condemn کیا اور ہم بھی اس کو Condemn کرتے ہیں۔ اس کے یہ الفاظ کہ فوج کو آئین میں ایک کردار دیا جائے، فوج کا کردار تو آئین میں موجود ہے کہ اس نے سرحدات کی حفاظت کرنی ہے، اگر ملک میں کوئی حالات پیدا ہوں اور جب فیڈرل گورنمنٹ کسی بات کیلئے اس کو ہدایت کرے تو فوج کو اس پر عملدرآمد کرنی ہے اور اس سے زیادہ ہم کوئی کردار دینے کے حامی نہیں ہیں۔ ہم ان کے ساتھ متفق ہیں اور ان کی قرارداد، ان کا جو ایڈجرنمنٹ موشن ہے تو ہم اس کے ساتھ متفق ہیں، اسلئے میرے خیال میں اب اس کو واپس لے اور ہماری گورنمنٹ اس کی حمایت کرتی ہے۔

Mr. Speaker: Satisfied.

توجہ دلاؤ نوٹس

Mr. Speaker: Ji, 'Call Attention Notices': Abdul Akbar Khan, to please move his call attention notice No. 379 in the House.

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو جی۔ جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ محکمہ زراعت میں Crop Reporters سکیل 2 اور سکیل 5 میں خدمات انجام دے رہے ہیں اسلئے سکیل 2 پر کام کرنے والوں کو بھی محکمہ میں موجودہ سکیل 5 پر کام کرنے والوں کی طرح سکیل 5 دیا جائے۔

جناب سپیکر، جو لوگ پہلے بھرتی ہوئے تھے، ان کو 2 کلاس یا 2 گریڈ دیا جاتا تھا جناب سپیکر، اب اسی پوسٹ کیلئے جو نئی بھرتیاں ہو رہی ہیں تو ان کو 5 گریڈ دیا جاتا ہے۔ منسٹر صاحب تو بہت Honest اور شریف آدمی ہیں اور میرے خیال میں یہ Discrimination ہے کہ ایک ہی پوسٹ پر کام کرنے والوں کو جو پہلے یعنی بیس سال اور پندرہ سال سے کام کر رہے ہیں، وہ 2 گریڈ پر کام کر رہے ہیں اور ابھی جو نئے بھرتی ہو رہے ہیں تو وہ 5 گریڈ پر کام کر رہے ہیں تو میری درخواست ہوگی آنریبل منسٹر صاحب سے کہ اگر وہ اس بات کو مان لیں اور جو لوگ بھی اس پوسٹ پر کام کرتے ہیں، ان کو گریڈ 5 دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، گورنمنٹ کی طرف سے آنریبل۔۔۔۔

Mr. Abdul Akbar Khan: Minister Agriculture.

جناب سپیکر: منسٹر ایگریکلچر، جناب ارباب ایوب جان خان۔ ارباب صاحب کا مائیک آن کریں۔

ارباب محمد ایوب جان (وزیر زراعت): جناب سپیکر، جو بات عبدالاکبر خان نے کی ہے، Crop Reporters پہلے سکیل 2 میں بھرتی ہوتے تھے اور مسٹر سپیکر، Crop Reporter ایک بہت اہم اور Responsible Post ہے اور Crop Reporter کا کام یہ ہوتا ہے کہ جیسے آپ کا حلقہ ہے تو وہاں Data collect کرے اور بتائے کہ اس دفعہ فصل ربیع میں کتنی گندم اگائی گئی ہے، کتنی سبزیاں اگائی گئی ہیں، ان کی پوزیشن کیا ہے اور آیا ان میں بیماری ہے؟ وہ ٹھیک ہے، باغات کی وہ رپورٹ دے گا، ہارٹیکلچر کی وہ رپورٹ دے گا تو میں نے یہ ضروری سمجھا کہ Crop Reporter کی گریڈ From 2 to 5 ہم کر دیں تو ابھی جو نئے لوگ بھرتی ہو رہے ہیں، وہ گریڈ 5 میں ہونگے لیکن عبدالاکبر خان نے بالکل درست فرمایا کہ Crop Reporter ایک ہی گریڈ میں، ایک گریڈ 2 اور ایک 5 میں کرتا ہے تو انہوں نے بالکل

درست فرمایا۔ مسٹر سپیکر، Already میں نے وہ کیس فنانس کو بھیج دیا ہے اور اس پر میں کوشش کرونگا کہ وہ گریڈ 2 والے جو Crop Reporters ہیں، وہ بھی گریڈ 5 ہو جائینگے۔ تھینک یو سر۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: تھینک یو۔ جناب سپیکر، میں منسٹر صاحب کا مشکور ہوں۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you. Janab Javed Abbasi Sahib, to please move his call attention notice No. 381 in the House.

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: Thank you very much۔ جناب سپیکر، چونکہ یہ دو دن پہلے آیا تھا اور آپ نے حکم کیا تھا کہ Minister concerned موجود نہیں ہیں، آج بھی میرے خیال میں وہ کسی وجہ سے موجود نہیں ہیں، اگر آپ چاہتے ہیں تو میں پیش کرنے کو تیار ہوں، اگر وہ موجود ہوتے تو زیادہ بہتر ہوتا سر، مگر جس طرح آپ کا حکم ہو جناب سپیکر۔

<u>بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون)</u>: پینڈنگ کر دیں جی۔

<u>Mr. Speaker</u>: Pending.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا جیلخانہ جات، مجریہ 2010ء کا زیر غور لایا جانا

<u>Mr. Speaker</u>: Item No. 8 and 9: Honourable Minister for Law on behalf of the honourable Chief Minister, to please move that the Prisons (Khyber Pakhtunkhwa) (Amendment) Bill, 2010 may be taken into consideration at once.

<u>Barrister Arshad Abdullah (Minister for Law):</u> On behalf of the honourable Chief Minister, I wish to present the Prisons (Khyber Pakhtunkhwa) (Amendment) Bill, 2010 for consideration of this august House. Thank you.

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that the Prisons (Khyber Pakhtunkhwa) (Amendment) Bill, 2010 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The ‘Ayes’ have it. ‘Consideration Stage’: Clause 1 of the Bill: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 1 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 1 may stand part of the Bill?. Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; Clause 1 stands part of the Bill. Amendment in Clause 2 of the Bill: 1st amendment, Mr. Abdul Akbar Khan, to please move his amendment in sub-clause (2) of Clause 2 of the Bill.

Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you, Janab Speaker. I beg to move that-----

Mr. Speaker: Section (2) of Clause 2.

Mr. Abdul Akbar Khan: That in sub-section (2), as referred in Clause 2 of the Bill, the word "separate" may be deleted.

جناب سپیکر، میں ریکویسٹ کروں گا کہ اگر گورنمنٹ کو اس میں، کیونکہ جناب سپیکر، یہ جو فیصلہ ہوا تھا، وہ یوں ہوا تھا کہ جو Death cell میں جب Death sentence اناؤنس ہو گی تو اسی وقت اس قیدی کو آپ Separate cell میں رکھیں گے، پھر کورٹ نے فیصلہ کیا کہ جب تک اس کی فائنل اپیل کا Decision نہیں ہوتا تو اس کو آپ Separate نہیں رکھیں گے بلکہ سیل میں عام قیدیوں کیساتھ رکھیں گے لیکن جو بل ہے، اس میں Separate barracks کا اور Separate cells کا ذکر ہے تو میں نے Separate cell اور اس کیلئے دوبارہ پھر آپ یعنی باقی جو قیدی ہیں، ان سے Separate cell بنائیں گے اور Separate barracks بنائیں گے تو میری درخواست ہو گی کہ اس میں تو اتنی بات نہیں ہے کہ Separate کا لفظ، ٹھیک ہے اگر جیل کی انتظامیہ کو اسی وقت کوئی پرابلم ہو، جب کوئی جرم کرتا ہے تو ان کو ویسے بھی جیل میں سزا دے کر Separate کر لیتے ہیں لیکن جب آپ یہاں ایکٹ میں Separate ڈالیں گے تو پھر اس کا مطلب ہے کہ جو بھی Death sentence کا قیدی ہو گا تو ان سب کو پھر آپ ایک الگ سیل میں اور ایک الگ بیرک میں رکھیں گے، باقی قیدیوں سے علیحدہ تو پھر وہ جو مقصد ہے اس کا وہ مقصد فوت ہو جاتا ہے تو میری حکومت سے درخواست ہو گی کہ اس میں کوئی اتنی بات نہیں ہے اگر اس کو منظور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر، اس طرح ہے کہ یہ جو امنڈمنٹ ہم لا رہے ہیں تو اس کا اصل مقصد یہ ہے کہ Death sentences جب پاس ہو جاتی تھیں تو Immediately ان کو Condemn cell یا Gallows میں جو ہیں، ان کو وہاں پر شفٹ کر دیا جاتا تھا جو کہ ہیومن رائٹس کے بھی خلاف تھا اور Otherwise بھی It was inhuman، ابھی یہ ہے کہ جس پر Death sentence پاس ہو جائے اور جب تک فائنل نہیں ہوتا تو اس وقت تک یہ Gallows میں یا Death cell میں نہیں جائیگا لیکن اس کے ساتھ ساتھ

یہ Separate کا لفظ ہم نے اسلئے استعمال کیا ہے کہ آخر کار ان کی Death sentences کے اوپر بحث ہوئی ہے تو Most of them, not all of them یعنی وہ Disparate اور Dangerous قسم کے Prisoners ہوتے ہیں تو یہ جو امنڈمنٹ ہے، اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ ان کو علیحدہ رکھیں On guard، ان کے اوپر گارڈ کی ڈیوٹی بھی ہوگی تو ابھی Ordinary criminals کے ساتھ، Ordinary یہ چھوٹے موٹے اس میں Involve ہوتے ہیں، ان کو آپس میں یہ Mix نہیں کر سکتے تو لہذا یہ امنڈمنٹ ہم سپورٹ نہیں کر سکتے۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ کہتے ہیں کہ Guarded ہونگے لیکن Separate cell ہوگا، Separate barrack ہوگا۔ جی، عبدالاکبر خان۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> سر! میرا تو مقصد یہی ہے کہ جنہوں نے یہ آرڈر کیا ہے کہ ان کو Separate، اب آپ کی جو Solitary confinements ہیں، وہ Solitary confinements سے تو آپ نے نکالا لیکن آپ نے دوبارہ ان کو پھر اکٹھا کر دیا تو یہ تو اور بھی خطرناک کر دیا کہ جو سارے خطرناک قیدی ہیں، وہ اکٹھے ایک بیرک میں رہیں گے اور مطلب ہے کہ جو باقی قیدی ہیں تو وہ علیحدہ رہیں گے۔ میں نے یہ امنڈمنٹ اس غرض سے لائی تھی کہ جب تک اس کی فائنل اپیل کا Decision نہیں ہوتا تو آپ بے شک ان کو، ہاں اگر کوئی جرم کرتا ہے، اگر کوئی زیادتی کرتا ہے تو جیل کے سپرنٹنڈنٹس کے ساتھ Already پاورز ہیں کہ ان کو پھر Solitary confinement میں بھیج سکتے ہیں لیکن یہاں پر اگر آپ ان کو پھر اسی طرح Differentiate کریں گے کہ یہ پھانسی کے قیدی ہیں اور یہ عام قیدی ہیں، لیکن اگر حکومت کو تکلیف ہے اس امنڈمنٹ سے تو ٹھیک ہے جی، میں واپس لیتا ہوں۔

<u>Mr. Speaker:</u> Since the amendment is withdrawn, therefore, the original section (2) of Clause 2 stands part of the Bill. Janab Mufti Kifayatullah Sahib, to please move his amendment in sub section (2) of Clause 2, Mufti Sahib, as the mover is not present, therefore, it is deemed to have been withdrawn and the original sub section (2) of Clause 2 stands part of the Bill. Preamble also stands part of the Bill.

مسودۂ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا جیلخانہ جات، مجریہ 2010ء کا پاس کیا جانا

<u>Mr. Speaker:</u> 'Passage Stage': Now honourable Minister for Law on behalf of honourable Chief Minister, to please move that the

Prisons (Khyber Pakhtunkhwa) (Amendment) Bill, 2010 may be passed.

Minister for Law: Thank you, Sir. I request this august House to pass the Prisons (Khyber Pakhtunkhwa) (Amendment) Bill, 2010. Thank you.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Prisons (Khyber Pakhtunkhwa) (Amendment) Bill, 2010 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: 'Ayes' have it. The Bill is passed. Mr. Parvez Ahmad Khan, Chairman Standing Committee No. 7 on C & W Department, to please move that the report of the Committee, already presented in the House on 15th March, 2010, may be adopted.

Mr. Parvez Ahmad Khan: Thank you, Sir. Mr. Speaker, I beg to move that the report of Standing Committee No. 7 on Communication & Works may be adopted.

سینئر وزیر(بلدیات): سپیکر صاحب! دیکبنے یو-----

جناب سپیکر: جی۔

سینئر وزیر(بلدیات): دیکبنے دا لیکلے شوے دی چہ "کمیٹی کے ریسٹ ہاؤسز کے بارے میں ازخود نوٹس کے پس منظر میں ڈپٹی ڈائریکٹر ورکس اینڈ سروسز مانسہرہ نے کمیٹی کو بتایا کہ ان کے بہت سے ریسٹ ہاؤسز ضلعی حکومتوں کے حوالے کر دیئے گئے ہیں جبکہ نتھیا گلی میں محکمہ انتظامیہ اور ناران میں این ایچ اے کے ریسٹ ہاؤسز کے علاوہ حویلیاں اور راحت آباد کے درمیان 272 کنال قیمتی اراضی پر بھی این ایچ اے نے غیر قانونی طور پر قبضہ کر رکھا ہے۔ درج بالا صورت حال کے پیش نظر کمیٹی نے ازخود نوٹس کو نمٹاتے ہوئے متفقہ طور پر سفارش کی ہے کہ مذکورہ ریسٹ ہاؤسز اور اراضی فوری طور پر واگزار کر کے محکمہ کے حوالے کی جائے"۔ سپیکر صاحب، دا لوکل گورنمنټ والا ریسټ هاؤسز چه دی هغه څنګه واپس دوئ ته، دے کمیټئ فیصله کړے ده چه دا سی اینډ ډبلیو ته ورکړئ، هغه د لوکل ګورنمنټ ریسټ هاؤسز دی او دوئ وائی چه دا سی اینډ ډبلیو ته ورکړئ، دا ولے، I don't know څنګه دوئ دا فیصله کړے ده؟

جناب پرویز احمد خان: دیکښے مونږ د مانسهرے کوم وزټ کړے وو جی نو دا کوم دغه چه دے ، اثاثه کومه ده، هغه د سی اینډ ډبلیو ده او جی هغه استعمالیږی مختلف، یواځے ستاسو هغه لکه رورل دغه نه دے جی، دیکښے این ایچ اے ده۔

(قطع کلامی)

سینئر وزیر (بلدیات): نه جی، دا خوئے کلیئرکټ لیکلی دی سپیکر صاحب، چه دا ریسټ هاؤسز چه کوم د لوکل گورنمنټ دی، هغه د سی اینډ ډبلیو ته حواله شی، دا خو زهٔ Object کوم، دا خو مونږ نه منو جی۔ دا ده چه د کمیټئ دا رپورټ د د هاؤس نه پاس شی نو بیا به خا مخا مونږ باندےBindingخو به وی خو بیا هم دا وایمه چه داشے زهٔ Object کومه چه دا د امنډمنټ نه پس پاس کوئ نو ما ته انکار نشته جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: میری درخواست ہوگی کہ اگر اس میں آپ تھوڑی سی امنڈمنٹ کر لیں، واقعی بشیر خان کی بات صحیح ہے کہ اگر ان کی جائیداد ہے تو پھر آپ کسی اور محکمے کو کیسے دے سکتے ہیں؟ اس میں ریسٹ ہاؤسز اور اراضی فوری طور پر واگزار کر کے محکمہ بلدیات کے حوالے کی جائے اگر آپ لکھ دیں تو پھر بھی ٹھیک ہے۔

سید قلب حسن: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی قلب حسن۔

سید قلب حسن: جناب سپیکر صاحب، زما گزارش دا دے چه دا پرویز خان د د بشیر بلور صاحب سره کښینی او اتفاق سره د دا یوه مسئله حل شی، مطلب دا دے چه مونږ خپلو کښے دغه نه غواړو کنه، دا مونږ وزټ کړے دے او هلته کښے این ایچ اے-----

سینئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، زهٔ دا وایمه چه د یو ډیپارټمنټ ریسټ هاؤسز یا زمکه بل ډیپارټمنټ له ورکوی نو په دے وجه باندے د دے د Adoption د

پاره مونږه Objection کوؤ او دا ریکویسټ کوم چه دا د Adopt نکړے شی چه دا Reconsider شی او دا کمیټی د بیا کښینی او بیا د نوے فیصله راوړی۔

جناب سپیکر: پرویز خان! داسے اوکړئ چه Reconsider ئے کړئ، کښینئ خپلو کښے او بشیر خان هم راوغواړه۔

جناب پرویز احمد خان: بالکل جی، مونږ زیات تر د این ایچ اے په وجه باندے چه هغه د سنټر یو ډیپارټمنټ دے، د هغے بلا پراپرټی زمونږ په مانسهره کښے، مونږ پخپله وزټ کړے وو او هسے فضول ئے Use کوی۔ بعضے ځایونه ته پکښے آرمی والا راغلی دی او هغوی لګیا دی زمونږ بلډنګز دغه شان بغیر څه د دغه نه Use کیږی نو بنه به دا وی چه دا زمونږ دے ډیپارټمنټ ته، زمونږ صوبه ده لکه څنګه چه رورل ګورنمنټ دے نو هغه هم زمونږ د صوبے دے، که زمونږ سی اینډ ډبلیو او دا ډیپارټمنټ دے نو زمونږ خپل پراونس دے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! بس دا د Reconsideration د پاره دے کمیټئ ته بیا واپس اولیږئ نو منسټر لوکل ګورنمنټ چه کوم په دیکښے پارټی ده، هغوی د هم پکښے راوغوښتے شی۔

جناب پرویز احمد خان: بالکل جی، مونږ خو دا نه وایو، هغه تاسو راوغواړئ چه څنګه کښینئ مونږ سره۔

جناب سپیکر: دا Reconsider کړئ جی، دا منسټر صاحب پکښے هم تاسو راوغواړئ او د هغوی-----

جناب پرویز احمد خان: دا به Reconsider کړو جی، که بل څه اعتراض وی هغه، دیکښے خو زیات تر دا څنګه-----

جناب سپیکر: دا Reconsider کړئ او هغه منسټر صاحب به راوغواړئ۔

جناب پرویز احمد خان: ټهیک شوه جی۔

جناب سپیکر: د هغوی Opinion، After last item the Minister, Ahmad Hussain Shah may be asked. تاسو هغه، جو اس دن ملک قاسم خان خٹک صاحب کی

189 نمبر جو ایڈ جرنمنٹ موشن تھی تو اس کا Reply رہ گیا تھا جی۔ جی جناب، وہ آپ دے دیں احمد حسین شاہ صاحب۔

سید احمد حسین شاہ (وزیر صنعت و حرفت): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ جناب سپیکر، آپ نے موقع دیا کہ گورنمنٹ کی طرف سے کچھ ضروری باتیں ایوان میں لائی جائیں تو سب سے پہلے تو میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: جناب سپیکر صاحب، سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: ابھی فلور ان کو دے دیا ہے، اس سلسلے میں ہے یا کوئی دوسری بات ہے؟

جناب نصیر محمد میداد خیل: اسی سلسلے میں ہے۔

جناب سپیکر: ہں؟

جناب نصیر محمد میداد خیل: اسی سلسلے میں ہے۔

جناب سپیکر: آپ دو منٹ ان کو دے دیں، بس اس کے بعد اور کوئی نہیں اٹھے گا، آپ کے بعد، اصل میں آپ کی طرف سے، اس طرف سے لیڈر آف دی اپوزیشن نے بات کی تھی۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: سر! میں نے پہلے ہی درخواست آپ کو دی تھی، میں نے اس دن بھی آپ سے درخواست کی تھی۔ میں ایک درخواست تحریری طور پر دے چکا ہوں اور ثبوت کے طور پر کاغذات بھی تھے۔

جناب سپیکر: دو منٹ سے زیادہ نہیں۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: بس جی، دو منٹ۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: خیر ہے دو چار منٹ سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ سر، میں نے آپ کو ریکارڈ دکھانا ہے کہ اس ریکارڈ میں کیا کیا ہو رہا ہے، ہمارے ساتھ کیا ہو رہا ہے، ریکارڈ میں کیا ہو رہا ہے سر؟ جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: میں نے 02/09 کو سیلاب کے سلسلے میں ایک تقریر کی تھی کہ میں نے ڈی سی اوکی کے ساتھ نہ رابطہ کیا ہے اور نہ انہوں نے میرے ساتھ رابطہ کیا ہے اور ہم نے ڈی سی او سے گلہ نہیں

کرنا ہے بلکہ ہم نے صوبائی حکومت سے گلہ کرنا ہے۔جناب سپیکر،اس سلسلے میں میری تقریر کے بعد سینئیر منسٹر صاحب نے اٹھ کر یہ کہا کہ سامان ان کے گھر پر ڈی سی او نے بھجوایا اور اس کو نثار احمد خان نے وصول کیا ہے۔جناب سپیکر، نثار احمد خان میرا بھتیجا ہے اور جیسے میں نے عرض کیا تھا کہ میں نے ڈی سی او سے کوئی رابطہ نہیں کیا تو جو فائل آپ کو دی گئی ہے،اس کے صفحہ نمبر ایک پر اگر آپ دیکھ لیں،جناب سپیکر،اگر صفحہ نمبر ایک پر آپ دیکھ لیں تو اس میں ہمارے ڈی سی او صاحب کے دستخط ہیں اور ساتھ ڈی او آر لکھا ہوا ہے اور اس کے ساتھ یہ کہ جو سامان ڈی او آر کے ذریعے میرے گھر پر بھجوایا گیا تھا تو وہ تیس ٹینٹ تھے اور پچاس پیکجز تھے،یہ سامان ڈی او آر نے میرے گھر پر بھجوایا ہے۔جناب سپیکر،اس سلسلے میں صفحہ نمبر دو اگر آپ ملاحظہ فرمالیں تو اس میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر ریلیف،پی ڈی ایم اے کی طرف سے ایک لیٹر تمام ڈی سی اوز کو بھیجا گیا ہے جس میں واضح ہدایات دی گئی ہیں جس کا سبجیکٹ ہے۔

Subject: <u>Chief Minister Directives Regarding Distribution of FLSFHNFIS among the Flood Affectees.</u>

I am directed to refer to the above cited subject and to state that Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa after taking stock of the situation has desired that the distribution of FLS & NFIs may be made with due consultation of the MPAs of their respective constituency. It shall be ensured that the political leadership and the administration is viewed as one while the addressing the grievances of the affected community. Directives should be strictly followed."

جناب سپیکر،یہاں پر MPAs of the respective constituency لکھا گیا ہے اور پی ڈی ایم اے کو چیف منسٹر صاحب نے ڈائریکٹیوز دیئے ہیں۔جناب سپیکر،اب آپ آگے آئیں تو صفحہ نمبر تین اور صفحہ نمبر چار پر جو سامان پی ڈی ایم اے نے لکی مروت بھیجا ہے،اس میں اگر آپ صفحہ نمبر چار کو دیکھ لیں تو فوڈ آئٹمز ہیں 500 واٹر،1000 آئل اور ٹینٹ اس میں 475 ہے،پھر 500 اور Three million cash بھیجا گیا ہے۔سر،اگر آپ صفحہ نمبر چھ پر چلے جائیں تو یہاں پر جو ٹینٹ Show کئے گئے ہیں پی ڈی ایم اے کی طرف سے لکی مروت کیلئے: 775 tents, Blankets 4750, kitchen sets 950, hygienic kits 164, Gerrycane 950, buckets 950۔جناب سپیکر،اب یہاں پر ایک طرف چیف منسٹر صاحب کے ڈائریکٹیوز ہیں کہ ایم پی ایز اور ڈی سی اوز یک جان ہو کر یہ چیزیں تقسیم کریں گے جبکہ میرا دعویٰ ہے کہ میں نے ڈی سی او سے نہ رابطہ کیا ہے نہ انہوں نے مجھ سے اس سلسلے میں کسی

قسم کا بھی رابطہ کیا ہے۔ جناب سپیکر، اب یہاں پر مسئلہ پیدا ہوتا ہے کہ چیف منسٹر صاحب کے ڈائریکٹیوز کے تحت کہیں پر کوئی غلطی ہوئی ہے، کوئی چوری ہوئی ہے اور جو Message، یعنی ہمارے سینئیر منسٹر صاحب نے کہا کہ ہم نے سامان بھیجا ہوا ہے تو میرے حلقے میں لوگ میرے پاس آتے ہیں کہ آپ کو تو حکومت نے سامان دیا ہے، ہمیں بھی اپنے سامان میں سے حصہ دیں۔ جناب سپیکر، اب غلطی کہاں پر ہے؟ یا تو حکومت کی طرف سے غلطی ہے یا پی ڈی ایم اے کی طرف سے غلطی ہے۔ جناب سپیکر، آپ کی ذرا توجہ میں چاہونگا کہ یا حکومت کی طرف سے غلطی ہے یا پی ڈی ایم اے کی طرف سے غلطی ہے یا ڈی سی او کے لیول پر غلطی ہے یا پھر ایم پی اے کے لیول پر غلطی ہے۔ جناب سپیکر، میں نے تقریر میں گلہ کا جو لفظ استعمال کیا تھا، شاید حکومت وقت کو ہمارا گلہ بھی پسند نہیں ہے، آج میں یہ دعوے سے کہہ رہا ہوں کہ لکی مروت کے سامان کی مکمل انکوائری کی جائے اور اگر کہیں پر ایم پی اے اس میں ملوث پایا گیا تو میں اس فلور آف دی ہاؤس پہ آپ کو یہ کہہ دینا چاہتا ہوں کہ میں اسی وقت اس اسمبلی سے استعفیٰ دیکر اپنے گھر چلا جاؤنگا (تالیاں) اور اگر ایم پی اے کے لیول پہ غلطی نہ ہوئی ہو تو میں کم از کم اس حکومت سے وفا کی توامید نہیں رکھتا، انصاف کی توامید نہیں رکھتا مگر میں جناب سپیکر، آپ سے درخواست کر رہا ہوں کہ سر، آپ اس ہاؤس کی ایک کمیٹی بنا کر لکی مروت کے معاملات کی چھان بین کریں اور متعلقہ جس شخص نے بھی غلطی کی ہے، اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔ شکریہ جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> د دے دا جواب به څوک ورکوی، دا هغه بله ورځنے ؟

<u>سینیئر وزیر (بلدیات):</u> دا جواب زهٔ ورکوم جی، زهٔ ورکوم جواب۔

<u>جناب سپیکر:</u> هی جی۔

<u>سینیئر وزیر (بلدیات):</u> سپیکر صاحب، دے صاحب زما نوم اغستے دے، زهٔ د هغے خبره کوم۔

<u>مفتی سید جانان:</u> سپیکر صاحب! زهٔ ستاسو توجه غوارم، زهٔ یو منټ غوارم۔

<u>جناب سپیکر:</u> بنه جی، اودریږه یو منټ جی۔ دے باندے هغه بله ورځ پوره ډیټیل ډسکشن شوے وو، دا د ملک قاسم خان صاحب دغه وو، دا اپوزیشن لیډر صاحب پکښے پوره جواب ورکړے وو، دا د دوئ ډسکشن باندے۔۔۔۔

<u>مفتی سید جانان:</u> سر! زهٔ یو منټ غوارم۔

جناب سپیکر: نن د گورنمنټ Reply د ه صرف۔

مفتی سید جانان: یو منټ جی۔

جناب سپیکر: نن د حکومت Reply د ه جی۔

مفتی سید جانان: زهٔ یو منټ غواړم جی، صرف یو منټ جی۔

جناب سپیکر: جی، مفتی جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: مهربانی جی۔ زهٔ دا گزارش کوم۔۔۔۔۔

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر!

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: بس د مفتی جانان صاحب او د محمد علی صاحب نه به علاوه نور د غه نه کوئ جی۔

مفتی سید جانان: مهربانی جی۔ زهٔ صرف مختصر خبره کول غواړم جی۔

جناب سپیکر: مختصر جی مختصر۔

مفتی سید جانان: زما ضلعے ته جی دوئ لیکلی دی چه تین هزار پلاسټک شیټس مو ورکړی دی او دویم نمبر جی لیکی چه هنگو ضلعے ته مونږ آټھ سو بالټی ورکړی دی جی۔ ډی سی او سره جی ما د جمعه په ورځ چه رابطه کړے ده، هغه وائی چه مونږ ته هیڅ څه شے نه دے رارسیدلے جی، نو زهٔ دا گزارش کوم چه دا لسټ چا جاری کړے دے؟ که دا حکومت جاری کړے وی نو ډی سی او بیا ولے مونږ ته وائی چه مونږ ته هیڅ څه نه دی ملاؤ شوی او که ملاؤ وی ورته نو بیا د دلته د دے وضاحت اوشی چه ډی سی او مونږ سره ولے غلط بیانی کوی جی؟ نو د حکومت او زمونږ د ټولو اعتماد ته په دے باندے ټھیس رسیږی نو دے باندے یو سوچه مؤقف اختیارول پکار دی چه دا غلطئ کوم ځائے کښے دی؟

جناب سپیکر: جی محمد علی صاحب، محمد علی خان صاحب۔

جناب محمد علی خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریه سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! په دے فلور باندے مخکښے هم دا خبره ما کړے وه خو هیڅ ترے جوړ نه شو، اوس ئے بیا تاسو ته Remind کومه جی۔ شبقدر هم دغسے د دے نه زیات بد حال وو

او هغه طرف ته تقریباً د اته زرو نه زیات تیښتونه راغلی دی، په سوؤنو ټرکونه راغلی دی، ما مخکښې هم دا خبره په دے فلور کړے وه او په کمیټۍ کښې مے هم کړے وه۔ تاسو وایئ چه دومره نقصان نه وو شوے چه څومره امداد راغلے دے خو Affectees اوس هم، یو نن سحر نه شم وئیلے جی، نن سحر وختی راغلے یم هائی کورټ کښې مے تاریخ وو خو پرونه پورے ما له خلق راچلیږی چه مونږ ته امداد نه دے ملاؤ شوے او مونږ ته امداد نه دے ملاؤ شوے ، ژاړی او فریاد کوی۔ زۀ جی صرف یوه مطالبه کوم د دوئ نه که بشیر خان دے او که میاں صاحب وی، دوئ د پخپله نګرانئ کښې دا انکوائری اوکړی چه شبقدر تحصیل یا پی ایف 22 کښې ، مینځ کښې دغه خلقو ته دومره مال لاړو، هغه د دغه خبره مواد چه لاړل، راشن لاړو نو هغه ولے هغوی ته نه دے ملاؤ شوے او که ملاؤ شو نو د چا سره دے ؟ اوس هم جی خلقو سره کوټے ډکے دی، اوس هم خلقو سره کمرے ډکے دی، سامانونه ورسره پراته دی او غریب خاندانونه جی، ډیر خلق داسے دی چه هغلته هغوی ته نه دے ملاؤ شوے نو هم دا رنګ ګرځی۔ زۀ دا وایمه چه یا خو د دوئ خپله انکوائری اوکړی او یا د جوډیشل انکوائری اوکړی، سیشن جج ته د حواله کړی چه دا دومره مال تال لاړو، دومره Affectees نه وو چه څومره مال تلے دے ، دومره ورانے نه وو شوے چه څومره مال هلته تلے دے خو هغلته خلقو ته نه دے ملاؤ شوے نو هغه چرته لاړو؟ ډیره مهربانی جی۔

جناب سپیکر: جی، گورنمنٹ کی طرف سے جناب بشیر بلور صاحب، سینیئر منسٹر، لوکل گورنمنٹ، پلیز۔

سینیئر وزیر (بلدیات): ډیره مهربانی۔ څنګه چه زمونږ مروت صاحب خبره اوکړه، په خپلو خبرو کښې ئے هم دا خبره اوکړه چه زما کوم Nephew دے ، هغه ایډوکیټ صاحب او زما پی اے ورسره ملاؤ شوے دے او هغوی سامان وړے دے او بیا ئے ډسټری بیوټ کړے دے او که دوئ خپلے علاقے ته نه ځی او دوئ پخپله Contact نه کوی نو د هغے خو حکومت ذمه دار نه دے۔ د دۀ د خور ځوئی ته او د دوئ هغه پی اے ته په دے وجه سامان ملاؤ شوے دے چه هغه ډسټری بیوټ کړی۔ زۀ اوس هم فلور آف دی هاؤس وایم چه دوئ ته هغه سامان ملاؤ شوے دے او بیا ئے ډسټری بیوټ کړے نه دے ، هغه بیا زمونږ ذمه واری نه ده۔ پکار دا وو چه دوئ پخپله موجود وے او دوئ به خپله دا کړے وو، دوئ هغه وخت

کښنے نه وو چه ما کوم وخت دا خبره اوکړه۔ دوئ ته ما Written خط هم اولیکلو چه ستاسو دا پی اے او ستاسو د خور څوئے دا سامان وړے دے ، دا ئے ولے ډسټری بیوټ کړے نه دے ؟ نو چه دوئ بیا ما سره کښینی، که دا خبره وی نو بیا به مونږ انکوائری هم کوؤ چه هر چا زیاتے کړے دے ، هغوی سره به مونږ حساب کتاب کوؤ۔ زمونږ قاسم خان صاحب، بله ورځ مونږ نه وو نو دوئ هم څه هغه کړے وو چه یره ډیر سامان مونږ ته نه دے ملاؤ شوے ، دا د قاسم صاحب یو خط دے ، ملک قاسم صاحب چه هغه لیکلی دی چه Financial assistance ما ته ملاؤ شی، د دے بیا ما تپوس اوکړو نو ما ته ډی سی او صاحب دا وئیلی دی چه دوئ مونږ ته لیکلی دی چه مونږ ته د څوارلس کسانو د پاره ټینټونه هم راکړئ او مونږ ته د څوارلس کسانو د پاره فوډ هغه راکړئ نو دا ما سره هغه پروت دے چه څوارلس کسانو ته فوډ پیکټ هم ملاؤ شوی دی او هغوی ته خیمے هم ملاؤ شوے دی، د دوئ دا خط هم ما سره شته او د ډی سی او دا خط هم راسره شته نو بیا دوئ څنګه وائی چه مونږ ته نه دی ملاؤ شوی؟ بله خبره دا ده سپیکر صاحب، چه دا خبره هم کیده چه یره دلته هر څه تالا والا دی۔ زهٔ افسوس په دے کوم چه په 2005 کښنے زلزله راغلے وه تر اوسه پورے خلق نالاں ګرځی او د دے خو صرف دوه میاشتے شوے دی او د هغے نه ډبل په مونږ باندے دا تباهی راغلے ده، زمونږ دا ټول انفراسټرکچر تباه شوے دے ، زهٔ هم د دوئ نه دا تپوس کوم چه هغه زلزله والا خلق تر اوسه پورے ګرځی، دا هزارے والا ناست دی او وائی هغوی ژاړی چه مونږ ته څه نه دی ملاؤ شوی۔ زهٔ دا وایم چه دا زمونږ څلور ورځے اختر چه دے ، سپیکر صاحب، چیف منسټر صاحب، میاں افتخار، ظاهر علی شاه صاحب، رحیم داد خان او زهٔ مونږ ټوله صوبه کښنے ګرځیدلی وو، بنوں پورے هم تلی وو، ډیرو ته تلی وو، کوهاټ ته تلی وو، پیښور کښنے مو ډسټری بیوشن کړے دے ، نوښار ته تلی وو، کوهستان ته تلی وو او هر ځائے کښنے چه څومره کسان شهیدان شوی دی نو ټولو ته مو پیسے ورکړے دی او زهٔ دا دعوے سره وایم چه تر اوسه پورے پنجاب نه دی ورکړے، سندھ نه دی ورکړے، بلوچستان نه دی ورکړے او مونږ بیالیس کروړ روپئ تقسیم کړے دی او دا مو فیصله کړے ده چه چرته مونږ نه یو رسیدلی نو هغلته زمونږ منسټران صاحبان او

لوکل ایم پی ایز صاحبان چه دی، زمونږ چه کوم خلق شهیدان شوی دی،د هغوی لواحقینو ته به پیسے ورکوی چه کوم شهیدان شوی دی او چه کوم زخمیان دی، هغوی ته به پیسے ورکوی۔ سپیکر صاحب، مخکښے به چه ډیزاسټر کښے چرته Death کیدو نو د هغے د پاره به یو لاکھ روپئ وے ، په دے ځل حکومت فیصله اوکړه او د یو لاکھ په ځائے درے لکھه روپئ 'اناؤسمنټ' چیف منسټر صاحب کړے دے او بیا دا هم تاسو ته وایم چه زمونږ په صوبه کښے تقریباً ایک هزار پینسټھ کسان شهیدان شوی دی او په ټول پاکستان کښے ستره سو کسان شهیدان شوی دی۔ دلته دا هم وینا شوے ده چه په اته زره روپو باندے دوئ دیگ پوخ کړے دے او خلقو ته ئے ورکړے دے ، ما دا مخکښے هم په دے فلور آف دی هاؤس وئیلی وو چه زمونږ په درے زره درے سوه باندے یو دیگ پوخ شوے دے او درے سوه روپئ د کرایه د پاره هغوی ورکړے دی نو په درے زره درے سوه او په اته زره کښے ډیر لوئے فرق دے ، مونږ له د ثبوت ثبوت راکړی چا چه ادا کړی وی، مونږ به د هغه سره سخت نه سخت حساب کتاب کوؤ او دلته کښے دا وینا هم کیږی چه د فوج کارگزاری او د حکومت کارگزاری، زۀ دا دعوے سره وایم چه د خدائے په فضل سره په دومره لویه تباهئ کښے چرته په دے صوبه کښے یو هم داسے وبائی مرض نه دے پهیلاؤ شوے ، یو کس چرته ثبوت داسے نه شی ښودلے چه د فوډ په وجه باندے د هغه Death occur شوے وی نو په لکھونو کسان ، تقریباً بیس هزار کسان د آرمی او دا زمونږه هیلی کاپټرز چه دی، هغه ئے لفټ کړے دی او خپل صحیح ځایونه ته ئے رسولی دی او بیا کالام ته مونږ لاړو نو کالام کښے هغوی وئیل چه جی مونږ ته دلته کښے امداد نه دے رسیدلے ، د کالام ټولے لارے بندے وے ، هلته کښے موسم خراب وو چه مونږ تلو نو مونږ څلور هیلی کاپټرے د ځان سره بوتلے د سامان د پاره او هغه سامان مونږ هلته کښے ډسټری بیوټ کړو او بیا وزیراعلیٰ صاحب هلته پینځه لکھه روپئ یو قام ته ورکړے او دوه لاکھ روپئ ئے بل قام ته ورکړے او وئیل ئے ورته چه تاسو خپل مدد آپ تحت دا روډونه جوړ کړئ۔ زۀ تاسو ته دا وایم چه په دے صوبه کښے د خدائے په فضل داسے ځائے نشته دے چه هلته Excess نه وی شوے۔ کالا م ته لاره ملاؤ شوه، د چکدرے بریج هم په یوه میاشت کښے دننه دننه،

دومرہ لوئے بریج وو ھغه هم ٹھیک شو، ایوب بریج هم ٹھیک شو۔ زما خیال دے چه په دے صوبه کښے، ھغه بله ورځ مونږه لاړو هزارے ته نو ھغوی وئیل چه کوهستان کښے داسے لارے شته دے چه هلته ډیره زیاته تباهی شوے ده نو دیرش زانګوګانے ورله مونږ جوړے کړے چه هلته خلقو ته Excess پیدا شی۔ زۀ دا دعوے سره وایم چه د یوے صوبے سره داسے ډیټیل نشته چه کوم ډیټیل زمونږ سره دی۔ د کومو خلقو کورونه چه وران شوی دی، د ھغوی د پاره هم مونږ، خلق دا وائی چه تاسو زر ورکړئ نو ھغوی ته چه زر ورکوؤ نو بیا د ټرانسپرنسی هم خبره ده، دا ایم پی ایز صاحبان ناست دی، دوئ ته زۀ وایم چه په ھغے کښے مونږ فیصله کړے ده چه یو استاد به وی، یو به د ایم پی اے نمائنده وی، یو به د ریونیو ډیپارټمنټ وی او دا درے کسان به فیصله کوی او چه چرته فوج شته دے نو یو فوجی به هم ورسره وی چه د چا کور Damage شوے دے او د چا کور نه دے Damage شوے او مونږ د ھغے د پاره د وطن کارډز چه دی، وزیراعلیٰ صاحب تلے وو او نوښار کښے مونږ ورکړل خو دا خبره ده چه په دے کارډ جوړولو باندے هم ټائم لګی نو په دے وجه باندے دا فیصله مونږ کړے ده چه دوه میاشتے انشاء اللّٰه، درے میاشتو کښے دننه دننه به انشاء اللّٰه ټولو خلقو ته دا پیسے اورسی۔ مونږه تقریباً یو ارب روپئ د خپل طرف نه او یو ارب روپئ مونږ ته مرکز راکړے، درے اربه روپئ، زمونږ په دے صوبه کښے تقریباً دو لاکھ بیس هزار کورونه Affect شوی دی، تقریباً ساړھے چار ارب روپئ جوړیږی او په ھغے کښے به نیمے پیسے مونږ ورکوؤ او نیمے پیسے به مونږ ته مرکزی حکومت راکوی نو د ھغے ډسټری بیوشن هم روان دے او دا په دوه میاشتو کښے دننه دننه مونږ دا ټول کار کړے دے نو پکار ده چه دوئ مونږ Appreciate کړی، الټه دوئ دا وائی چه دا نه دی شوی او ھغه نه دی شوی۔ سپیکر صاحب، دا زۀ په دعوے سره وایم چه څومره، زما سره ئے پوره ډیټیل شته دے چه مونږ څه څه کړی دی، څلور هیلی کاپټرے مونږ ته د افغانستان هم راغلے وے او مونږ د افغانستان د حکومت هم شکر ګزار یو، مونږ د نیوی والا هم شکر ګزار یو چه ھغوی مونږ ته Boats راکړی وو، مونږ د ایئر فورس والا هم شکر ګزار یو چه ھغوی مونږ ته جهازونه راکړی وو، مونږ د آرمی هم شکر ګزار یو چه ھغوی هم

مونږ ته جهازونه راکړی وو او مونږ د خدایے په فضل سره هغه لارے ، تقریباً شل زره کسان په کالام کښے گیر شوے وو، Touristsچه کوم کسان وو، لس زره کسان په ناران کښے Tourists وو، هغه ټول په آرام او په Safe طریقے سره مونږ خپل ځایونو ته رسولی دی نو دا پکار ده چه دوئ Appreciate کړے وے الته محمد علی خان په فلور آف دی هاؤس دلته خبره کړے ده چه په اته زره روپئ باندے دیگ جوړ شوے دے۔ زۀ وایم چه په درے زره باندے جوړ شوے دے، چرته چه په اته زره جوړ شوے وی نو ما ته د خط راکړی زۀ به د هغوی خلاف ایکشن اخلم۔ د حکومت دا هر څه په ویب سائټ باندے شته دے چه مونږ ته څومره پیسے راغلے دی او چرته مونږ خرچ کړے دی او په څه مونږ خرچ کړے دی۔ زۀ دعوے سره دا خبره هم کوم چه تر اوسه د ټولو نه زیات په دے صوبه کښے ټینټونه ورکړے شوی دی، باقی په نورو صوبو کښے هغوی اوس ایډوانس پیسے خلقو ته ورکوی لگیا دی۔ مونږه ټولو انډسټریز والا ته مخکښے پیسے ورکړے وے چه مونږ ته دا ټول ټینټونه'ان ټائم' رااورسیږی۔ مونږ ته دا هم اطلاع وه چه سیلاب راروان دے خو داسے سیلاب نه وو لکه چه څنگه اوشو، د هغے د پاره مونږ دوه زره دوه سوه ټینټونه تقریباً په شل شل لاکھ، مونږ هغه ډسټرکټس ته هم ورکړی دی چه کوم ډسټرکټس Expected وو چه سیلا ب به راځی خو دا داسے یو تندر راغلو چه د پاکستان په تاریخ کښے څه د برصغیر په تاریخ کښے داسے چرته په دنیا کښے دومره لوئے تندر نه دے راغلے چه دا کوم سیلاب په مونږ باندے راغلے دے، نو د دے د پاره مونږ دا دوه میاشتے دومره خواری اوکړه، مونږ اختر په کور کښے تیر نکړو، مونږه بنوں ته هم تلی وو او هلته مو هم خلقو ته پسے ورکړے دی چه څومره خلق مړه شوی دی او مونږ هاؤس ته هم ریکویسټ کوؤ چه چرته داسے زمونږ نه پاتے وی او دوئ ته پته وی، د هغے Confirmationد اوکړی نو هغوی ته به هم انشاء اللّٰه مونږ پیسے ورکوؤ چه څومره مړی شوی دی او څومره زخمیان شوے دی، نو زۀ به تاسو ته پوره ډیټیل اوښایم چه څومره پیسے ئے ورکړے دی او چرته چرته، مونږ بائیس کروړ روپئ صرف سوات ته ورکړے دی، په هغے کښے پینځلس کروړه روپئ مونږ آرمی ته ورکړے دی چه آرمی هلته پلونه جوړ کړی او لارے کھلاؤ کړی۔ زما

خیال دے په پاکستان کښے اوس هم پوره، په سندھ کښے ډیرے لارے بندے دی خو زمونږ صوبه کښے د خدائے فضل سره Excess بحال شوے دے، نو زۀ خواست کوم خپل د اپوزیشن ورونړو ته چه کم از کم څه ښه کار شوے وی نو هغه Appreciate کوئ چه کوم ښه کار مونږ کړے دے۔ په دوه میاشتو کښے مونږ دومره خواری کړے ده چه په ټوله صوبه کښے ټولے لارے کهلاؤ دی، په صوبه کښے چه څومره خلق Affect شوی دی نو هغوی ته پیسے ملاؤ شوے، څومره چه کورونه خراب شوی دی، هغوی ته پیسے ورکول شروع شوی دی او انشاء اللّٰه په درے میاشتو کښے به هغه هم پوره کړو۔ د دے نه پس چه څه خبره پاتے کیږی او چه د دوئ څه اعتراض وی نو هغه په سر سترګو، مونږ به د هغوی نه تپوس اوکړو، د هغه ډی سی او نه به هم تپوس اوکړو، د هغه سره به هم خبره اوکړو چه ولے زیاتے شوے دے؟ نو داسے زمونږ په علم کښے څنګه چه نصیر محمد خان وئیلے دی چه دوئ ته سامان ملاؤ شوے دے، اوس افسوس دا کوم چه هغه خپل لیډر ښائی چه د سی ایم دا ډائریکټیوز دی چه تاسو د ایم پی اے سره خبره اوکړئ نو پکار دا ده چه د دوئ هغه لیډر وو نو پخپله به ئے ټیلیفون کړے وو، ما د ډی سی او نه تپوس اوکړو او ډی سی او وائی چه ما د دے خلقو سامان ورکړے دے، نومونه ئے هم راته ښودلی دی، ښه ده چه دوئ پخپله په فلو ر آف دی هاؤس اووئیل۔ ملک صاحب خبره اوکړه، د ملک صاحب هم ټول ریکارډ ما ته ډی سی او اوښائیلو نو مونږ خو حیران یو چه دوئ وائی چه هیڅ هم نه دی ملاؤ شوی او هلته مونږ هر څه ورکړی دی۔ زۀ دا وایم چه چرته دوئ ته تکلیف دے نو په سر سترګو، مونږ ذمه وار یو او مونږ به انشاء اللّٰه هر قسم د دوئ تسلی هم کوؤ او چه چا زیاتے کړے وی نو د هغه نه به تپوس هم کوؤ۔ مهربانی۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب کی طرف سے اور۔۔۔۔۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): سپیکر صاحب! بشیر خان ډیرے ښے خبرے اوکړے او د ټولو نه ښے خبرے ئے په اخر کښے اوکړے چه مونږ د هغے چهان بین کوؤ او ممبران هم دا غواړی جی، دا دومره ښه خبره دۀ اوکړه په اخر کښے او نور تفصیل ئے هم بیان کړو۔ ما جی دلته یوه خبره کړے وه چه پی ډی ایم اے یو لسټ شائع کړے دے او هغه زما سره هم شته دے او د دوئ سره هم شته دے۔

څنگه چه دوئ د هغه لسټ خبره اوکړه، ما چه کومه خبره کړے وه نو د پی ډی ایم اے په لسټ کښے په بنوں کښے چار هزار کمبلے تاسو ورکړے دی او آٹھ سو پلاسٹک شیلټرز ورکړے شوی دی، ما چه دلته اوکتل نو ما خپل ډی سی او ملاؤ کړو، زهٔ چه هاؤس ته راتلم نو ما ډی سی او ملاؤ کړو او ما وئیل چه ډی سی او صاحب، تاسو ته خو چار هزار کمبلے درغلے دی، ما ته په بنوں کښے یو سړی هم نه دی وئیلی چه ما ته کمبل ملاؤ دے۔ تا ته آٹھ سو شیلټرز درغلی دی پلاسٹک والا، هغه هم نه دی درغلی نو د ډی سی او د خلے خبره کوم، مونږ د ځان نه نه کوؤ، که ډی سی او ته ورغلی وی نو مونږ په هغے هم خوشحاله یو، بالکل جی لکه داسے خبره نه ده، ډی سی او ما ته خبره کوی چار هزار کمبلے چه په لسټ کښے دی، ما ته یو هم نه دے ملاؤ۔ ډی سی او دا خبره کوی چه آٹھ سو شیلټرز ما ته نه دی ملاؤ۔ بشیر خان ډیره ښه خبره اوکړه، مونږ صرف د دے د پاره نه کوؤ چه د چا Insult اوکړو یا بے عزتی کوؤ، دوئ به د ډی سی او نه دا تپوس اوکړی چه تا ته درانی صاحب ټیلیفون کړے وو، د پی ډی ایم اے په لسټ کښے چار هزار کمبلے دی، آٹھ سو شیټونه دی، آیا تهٔ دهٔ ته وایے چه دا نه دی ملاؤ او مونږ په لسټ کښے اچولے دی، که چا ته ملاؤ شوے وی نو زهٔ د دے گورنمنټ شکریه ادا کومه۔ زما مقصد دا دے چه صرف دومره اوشی چه لکه دا معلومات اوشی چه د پی ډی ایم اے لسټ چه دے، که ایم پی اے متعلقه نه دے خبر او هغه ذمه دار سړے دے او د دے Concerned، د چیف منسټر د ډائریکټیوز نه بغیر، ایم پی اے خیر دے پریږده هلته چه کوم وی خو ډی سی او خو دے کنه، هغه خو ذمه دار دے خو چه په یو ځائے کښے ډی سی او وائی چه ما ته نه دی ملاؤ نو بیا دا شے د پی ډی ایم اے په لسټ کښے چا اچولے دے او ملاؤ چرته دے؟

<u>جناب سپیکر:</u> زما خیال دے-----

<u>میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات):</u> جناب سپیکر! زهٔ دا خبره کوم چه د درانی صاحب دا-----

<u>جناب سپیکر:</u> هں جی؟

وزیر اطلاعات: د درانی صاحب دا خبره جی، رشتیا خبره دا ده چه که چرته داسے خبره وی چه ډی سی او یوه خبره کوی او پی ډی ایم اے بله خبره کوی نو دا د معاف کیدو نه ده۔ که درانی صاحب دے او که هر څوک دے، زمونږ د پاره ډیر قابل احترام دے، د ټولو نه اول خو دا ده چه پی ډی ایم اے د کومے ضلع متعلق ریکارډ رالیږی نو پکار ده چه د هغه ضلع ډی سی او هم خبر وی، ورسره کمشنر صاحب هم خبر وی او بیا ورسره متعلقه زمونږ عوامی نمائنده هم خبروی او که چرته داسے خبره نه وی نو مونږ دا ذمه واری په سر اخلو چه که چرته په دیکښے هر قسم کمے بیشے وی نو مونږ به دا سر ته رسوؤ۔ اول که ډی سی او ته پته وی او که غلط انفارمیشن ئے ورکړی وی نو د دے به هم تپوس کوؤ۔ که د پی ډی ایم اے د طرف نه څه کمے وی نو هم به ئے تپوس کوؤ۔ مونږ به بالکل د دوئ تسلی هم کوؤ او دا خبره قابل غور هم ده او قابل توجه هم ده، مونږ به په دے باندے پوره عمل کوؤ۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب اور سینیئر منسٹر پی اینڈ ڈی کی طرف سے ایک ریکویسٹ آئی ہے کہ کل کیبنٹ میٹنگ ہے اور پرسوں دوسری میٹنگ ہے تو اسلئے اجلاس کو مورخہ 7 اکتوبر بروز جمعرات صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی کرتا ہوں۔ کل کیلئے جو ایجنڈا تقسیم کیا گیا ہے، وہ جمعرات کو لیا جائے گا چونکہ جمعرات کو پرائیویٹ ممبر ڈے ہے، لہذا جمعہ کا دن پرائیویٹ ممبر ڈے تصور کیا جائے گا۔ تھینک یو۔

(اسمبلی کا اجلاس بروز جمعرات 7 اکتوبر 2010ء صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)